محشر میں گنہ گاروں کے لئے دامن کا سہارا کافی ہے   دامن تو بڑی شئے ہے مجھ کو تو نام تمہارا کافی ہے
سچ ہے سیّد بیکار رہا اس سے کوئی نہیں کام ہوا   ہمنام کے ذمہ دار ہو تم تو نام ہمارا کافی ہے
میں صدقے اسمِ اقدس کے میں قربان نامِ نامی پر   تیرا ہمنام ہونا حشر کے دن میرے کام آیا
(حضور محدث اعظم ہند علامہ سید محمد اشرفی جیلانی قدس سرہ)

خصائص برکات فضائل کمالات و معارف

اسم محمد ﷺ

بفیضِ نظـــر

تاجدارِ اہلسنت شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی حفظہ اللہ

تالیف

ملک التحریر علامہ مولانا محمد یحییٰ انصاری اشرفی

شیخ الاسلام اکیڈمی حیدرآباد
(مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلپورہ۔ حیدرآباد۔ اے پی)

﴿ بہ نگاہ کرم مجددِ دوراں، غوثِ زماں، مفتی سوادِ اعظم، تاجدارِ اہلسنت، امام المتکلمین
حضور شیخ الاسلام رئیس المحققین سلطان المشائخ علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی حفظہ اللہ ﴾

نام کتاب	معارف اِسم محمد ﷺ	
تصنیف	ملک التحریر علامہ مولانا محمد یحییٰ انصاری اشرفی	
تصحیح ونظر ثانی	خطیب ملت مولانا سید خواجہ معز الدین اشرفی	
ناشر	شیخ الاسلام اکیڈمی حیدرآباد (مکتبہ انوار المصطفٰی ۔ مغلپورہ حیدرآباد)	
اشاعت اُول	جنوری ۲۰۰۸	تعداد : ۵۰۰۰
قیمت	Rs. 30	

ماہِ ربیع الاول کا خصوصی نصاب ملکُ التحریر علامہ محمد یحییٰ انصاری اشرفی کی تصنیف

شانِ مصطفٰی ﷺ : حضور ہادیٔ عالم، مزکی کائنات، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، سرورِ انبیاء محبوب کبریا احمد مجتبیٰ محمد مصطفٰی ﷺ کی ذات اقدس باعثِ تخلیقِ کائنات اور سرچشمہ حسنات و برکات ہے آپ کے مراتب جلیلہ وفضائل جمیلہ کی شانِ بے مثالی، عظمت و رفعت، جاہ وجلال، فضل وکمال، حُسن وجمال کا ادراک انسان کی سرحدِ عقل سے باہر ہے۔ حضور ﷺ کی نبوت عالمگیر اور رسالت جہانگیر ہے تمام بنی نوع انسان کے لئے مُبشّر ونذیر، داعی الی اللہ، رسول کُل اور ہادی جہان ہیں۔ ہمارے دُنیا میں آنے کو خلق یا ولادت کہا جاتا ہے مگر حضور ﷺ کی تشریف آوری کو رب تعالیٰ نے **جَـآءَ** ۔ **بَـعَـثَ** ۔ **اَرۡسَلَ** کے الفاظ سے بیان فرمایا۔ کہیں فرمایا ﴿ **قَدۡ جَآءَ كُمُ الرَّسُوۡل** ﴾ کہیں فرمایا ﴿ **اِذۡ بَعَثَ فِيۡهِمۡ رِسُوۡلًا** ﴾ کہیں فرمایا ﴿ **اَرۡسَلۡنٰكَ شَاهِدًا** ﴾۔ ہم دُنیا میں آنے سے پہلے کچھ نہ تھے، جو کچھ بنے یہاں آکر بنے مگر حضور ﷺ سارے فضائل وکمالات اور اوصاف حمیدہ کا پیکر بن کر مخلوق کی ہدایت کے لئے رب تعالیٰ کی بارگاہ سے ہم میں تشریف لائے۔ خلقت نور محمدی (میلاد مصطفٰی ﷺ)، ظہور آفتاب رسالت ﷺ، بعثت نبوی ﷺ، شانِ رسالت ﷺ اور عبدیت مصطفٰی ﷺ جیسے ایمان افروز موضوعات سے اس رُوحانی ونورانی گلدستہ کو سجایا گیا ہے۔ ماہ ربیع الاول کی مبارک محافل واجتماعات اور مساجد میں اس کتاب کا باقاعدہ پڑھنا ایمان میں تازگی اور عقائد میں پختگی کا باعث ہوگا۔

مکتبہ انوار المصطفٰی 23-2-75/6 مغلپورہ ۔ حیدرآباد (9848576230)

فہرست مضامین

عنوانات	صفحہ	عنوانات	صفحہ
اسم مبارک محمد ﷺ	۵	میں تو محمد (ﷺ) ہوں	۳۴
قرآن کریم میں لفظ 'محمد'	۵	اللہ رسول کی تعریف وستائش	۳۸
'محمد' اور 'احمد' دو ذاتی نام	۶	حضور ﷺ کے ناموں وسعت وعمومیت	۴۲
حضور ﷺ کا اسم مبارک بھی معجزہ ہے	۷	اسم محمد (ﷺ) سے دلیلِ توحید	۴۳
اسم 'محمد' کی تشریح	۹	اللہ رسول کے ناموں کا اتصال	۴۷
آیاتِ قرآنی اور شانِ محبوبیت	۱۰	اسم اللہ و محمد میں مماثلت	۴۸
ذاتِ مصطفیٰ ﷺ خوبیوں کمالات اور حسنات کا منبع و مرکز ہے	۱۸	اسم اللہ و محمد کا ہر حرف بامعنی ہے	۴۹
		اسمِ اللہ سے اسمِ محمد کو ملانے کا انعام	۵۰
مظہر جمالِ کبریا	۲۰	نام 'محمد' ﷺ سُن کر انگوٹھوں کا چومنا	۵۲
اسم 'احمد' کی تشریح	۲۲	سیدنا آدم علیہ السلام کی دُعا کو قبولیت	۵۴
بشارتِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام	۲۶	صحابہ کرام علیہم السلام کا نعرہ 'یا محمد' ﷺ	۶۰
دُعا سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام	۲۸	نامِ مبارک سے پُکارنا حرام ہے	۶۱
اسمِ احمد کا نقشہ نماز میں	۳۰	نام مبارک سُن کر درخت چلنے لگا	۶۵
حضور ﷺ کے ناموں کی حفاظت	۳۰	محمد و احمد ناموں کے فضائل	۶۶
حضور ﷺ کے خصوصی نام	۳۲	برکات نامِ مبارک محمد (ﷺ)	۷۱

سلطانِ جہاں محبوب خُدا تری شان وشوکت کیا کہنا
ہر شئے پہ لکھا ہے نام تیرا' تیرے ذکر کی رفعت کیا کہنا
ظہورِ حق جان کی جان تم ہو
عیاں سب میں خدا کی شان تم ہو

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ   صَلِّ عَلٰی شَفِیۡعِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد
مَنَّ عَلَیۡنَا رَبُّنَا اِذۡ بَعَثَ مُحَمَّدًا   اَیَّدَہٗ بِاَیۡدِہٖ اَیَّدَنَا بِاَحۡمَدًا
اللہ نے ہم پر احسان فرمایا کہ حضور ﷺ کو مبعوث فرمایا   اپنی تائید سے آپ کی مدد فرمائی حضور احمد مجتبیٰ سے ہماری مدد فرمائی
اَرۡسَلَہٗ مُبَشِّرًا اَرۡسَلَہٗ مُمَجَّدَا   صَلُّوۡا عَلَیۡہِ دَآئِمًا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ سَرۡمَدًا
اللہ نے آپ کو خوشخبری دینے والا اور باکرامت بنا کر بھیجا   اے مسلمانو تم آپ پر ہمیشہ ہمیشہ درود پڑھتے رہو

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

آیئے کام کچھ کریں آج ملائکہ کے ساتھ   نام ہو اولیاء کے ساتھ' حشر ہو انبیاء کے ساتھ
شغل وہ ہو کہ شغل میں کردے ہمیں خدا کے ساتھ   پڑھئے درود جھوم کر سیّد خوش نوا کے ساتھ

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

اے میرے مولیٰ کے پیارے   نور کی آنکھوں کے تارے
اب کسے سیّد پکارے   تم ہمارے ہم تمہارے

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک

(حضور محدث اعظم ہند علامہ سید محمد اشرفی جیلانی قدس سرہ')

صفحات: ۲۶۰   قیمت /۶۰   ملک التحریر علامہ محمد یحییٰ انصاری اشرفی کی تصنیف

حقیقتِ شرک : توحید اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے اُسے سمجھنے کے لئے شرک کا سمجھنا ضروری ہے جو توحید کے مقابل ہے۔ عبادت اطاعت اور اتباع' ذاتی اور عطائی صفات اور مسئلہ علم غیب' عبادت واستعانت اور شرک کی جاہلانہ تشریح ۔۔ وہ تمام آیات قرآنی جو مشرکینِ مکہ اور کفارِ عرب کے حق میں نازل ہوئیں' سمجھے بے سمجھے مسلمانوں پر چسپاں کرنے والے بدمذہبوں کا مدلل و تحقیقی جواب ۔۔ یہی اس کتاب کا موضوع ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان یاد رہے کہ ہمیں یہ خوف نہیں کہ تم ہمارے بعد شرک میں مبتلا ہوگے (بخاری شریف)

مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلپورہ۔ حیدرآباد (9848576230)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام علىٰ سيد الأنبيآء والمرسلين
وعلىٰٓ آلهٖ واصحابهٖ اجمعين . . . . أما بعدُ

اسمِ مبارک محمد ﷺ

جس طرح اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہزاروں نام ہیں مگر ذاتی نام صرف ایک ہے یعنی 'اللہ' ہے اسی طرح حضور نبی کریم ﷺ کے سینکڑوں نام ہونے کے باوجود ذاتی اور شخصی نام ایک ہی ہے اور وہ 'محمد' (ﷺ) ہے۔ یوں تو آپ ﷺ نبی بھی ہیں اور رسول بھی۔ بشیر ونذیر بھی ہیں اور ہادی برحق بھی ...... مگر لفظ 'محمد' کو آپ کی ذات اقدس سے جو تعلق ہے وہ کسی اور صفاتی نام کو نہیں۔ یہ وہ نام ہے جو قدرت کی طرف سے روزِ اول ہی سے آپ کے لئے خاص کر دیا گیا تھا اور سابقہ انبیاء کی کتب مقدسہ میں آپ کا اسم مبارک بار بار بیان ہوتا رہا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں حضور انور ﷺ کا اسم مبارک 'محمد' اور 'احمد' بتایا ہے۔
قرآن کریم میں لفظ 'محمد' کا ذکر چار مقامات پر آیا ہے۔

﴿**مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ**﴾ (الفتح/۲۹) (جانِ عالم) محمد اللہ کے رسول ہیں (ﷺ)

﴿**وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصَّالِحَاتِ وَاٰمِنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ**﴾ (محمد/۲)

اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے اور وہ اس سب پر ایمان لائے جو حضرت محمد (ﷺ) پر نازل کیا گیا۔

﴿**وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ**﴾ (آل عمران/۱۴۴)

اور محمد (ﷺ) تو (اللہ تعالیٰ کے) رسُول ہی ہیں۔

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾
(الاحزاب/۴۰) محمد (ﷺ) تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں وہ تو اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔

’محمدؐ‘ اور ’احمدؐ‘ حضور ﷺ کے دو ذاتی نام ہیں

حضور انور ﷺ کے صفاتی نام تو بے شمار ہیں مگر ذاتی نام صرف دو ہیں ’محمدؐ‘ اور ’احمدؐ‘۔ حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ زمین پر میرا نام ’محمدؐ‘ اور آسمان پر ’احمدؐ‘ ہے۔

’احمدؐ‘ کا ذکر قرآن مجید میں صرف ایک موقع پر آیا ہے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو حضور اکرم ﷺ کی آمد سے آگاہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں :
﴿وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ﴾ (الصّف/۶۱) اور یاد کرو جب فرمایا عیسیٰ فرزند مریم نے اے بنی اسرائیل ! میں تمہاری طرف اللہ تعالیٰ کا (بھیجا ہوا) رسول ہوں۔ میں تصدیق کرنے والا ہوں تورات کی جو مجھ سے پہلے آئی ہے۔ اور مژدہ (خوشخبری و بشارت) دینے والا ہوں ایک رسول کا جو تشریف لائے گا میرے بعد اس کا نامِ (نامی) احمد ہو گا۔

حضور اکرم ﷺ کے متعدد اسماء ’حمدؐ‘ سے مشتق ہیں

حضور نبی مکرم ﷺ کے اسماء مبارکہ میں مادہ ’حمدؐ‘ خصوصی اہمیت رکھتا ہے اس مادے سے حضور ﷺ کے کم از کم چار نام مشتق ہیں۔ محمدؐ‘ احمدؐ‘ حامد اور محمود۔ ان میں سے اسمائے مبارکہ محمدؐ‘ احمد اور محمود تعریف کئے گئے کا مفہوم رکھتے ہیں۔ محمد اسم مفعول اور احمد اسم تفضیل کا صیغہ ہے اور دونوں میں حمد کے معنیٰ کی وسعت اور کثرت کی طرف اشارہ ہے۔ حضور ﷺ کے یہ تینوں اسمائے مبارکہ آپ ﷺ کی تعریف و توصیف کی کثرت کے مظہر ہیں

جس کی وجہ یہ ہے کہ حضور ﷺ کی تعریف صرف مخلوق یعنی کائنات جنّ وانس اور ملائکہ مقربین ہی نہیں کرتے بلکہ خود اللہ تعالیٰ بھی ہمہ وقت آپ کی تعریف فرماتا ہے جیسا کہ ارشاد فرمایا گیا ہے ﴿**اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا**﴾ (الاحزاب/۵۶) بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پیغمبر پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو ! تم بھی آپ ﷺ پر درود اور خوب سلام بھیجا کرو۔

یہی وجہ ہے کہ سارا قرآن ہی آپ کی حمد اور بے پایاں تعریف وتوصیف سے معمور ہے۔

حضور ﷺ کا اسم مبارک بھی معجزہ ہے

حضور انور ﷺ کا ہر وصف معجزہ، ہر حالت رب تعالیٰ کی قدرت کی دلیل ہے۔ حضور ﷺ کا نام مبارک بھی معجزہ ہے کہ سب کے نام اُن کے ماں باپ رکھتے ہیں، لقب قوم دیتی ہے، خطاب حکومت سے ملتا ہے مگر حضور نبی کریم ﷺ کا نام، القاب، خطاب سب رب تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ حضرت عبدالمطلب نے فرشتہ کی تعلیم سے آپ کا نام 'محمد' (ﷺ) رکھا دوسرے یہ کہ سب کے نام پیدائش کے ساتوں دن رکھے جاتے ہیں مگر حضور ﷺ کا نام رب تعالیٰ نے مخلوق کی پیدائش سے پہلے رکھ دیا کہ آدم علیہ السلام نے یہ نام عرش کی بلندی پر لکھا پایا۔ نوح علیہ السلام کی کشتی اسی نام کی برکت سے مکمل ہوئی۔ عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے زمانے میں فرمایا **اسمہٗ احمد** ۔ انبیاء کرام نے حضور ﷺ کے نام کی طفیل سے دعائیں کیں۔ حضور ﷺ کے دادا حضرت عبدالمطلب نے الہام الٰہی کی بناء پر جب یہ نام رکھا تو انہوں نے بھی کہا تھا کہ اس بچے کی سب سے زیادہ حمد وتعریف کی جائے گی۔ حضرت عبدالمطلب نے اپنے اہل بیت میں سے کسی کے نام پر یہ نام نہیں رکھا۔ فرماتے ہیں **اَرَدْتُ اَنْ یَحْمِدَہُ اللّٰہُ فِی السَّمَاءِ وَخَلْقُہٗ فِی الْاَرْضِ** میں نے اس لئے اس کا یہ نام تجویز کیا ہے تاکہ آسمانوں میں اللہ تعالیٰ اور زمین میں اس کی مخلوق اس مولود مسعود کی حمد وثنا کرے۔

نامِ مبارک ’محمد‘ ﷺ

ہزار بار بشویم دہن زمشک وگلاب   ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

یعنی میں اگر ہزاروں مرتبہ مشک وگلاب سے کُلّیاں کر کے اپنا مُنھ صاف کرلوں پھر بھی میرا یہ مُنھ اس قابل نہیں ہوسکتا کہ تعریف تو کُجا؟ میں ایک مرتبہ حضور ﷺ کا نام مبارک بھی اپنی زبان پر لاسکوں۔

محشر میں گنہ گاروں کے لئے دامن کا سہارا کافی ہے   دامن تو بڑی شئے ہے مجھ کوتو نام تمہارا کافی ہے
سچ ہے سیّد بیکار رہا اس سے کوئی نہیں کام ہوا   ہمنام کے ذمہ دار ہوتم تو نام ہمارا کافی ہے
میں صدقے اسمِ اقدس کے میں قربان نامِ نامی پر   تیرا ہمنام ہونا حشر کے دن میرے کام آیا

یہ نام کوئی کام بگڑنے نہیں دیتا   بگڑے بھی بنادیتا ہے نام محمد ﷺ

حُسن یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشت زناں   سر کٹاتے ہیں تیرے نام پہ مردان عرب

مصیبت میں زبان سے میری نامِ پاک کیا نکلا   مصیبت خود بنی میرا سہارا یارسول اللہ

جلاسکتی ہے کیونکر آگ اُس دل کو جہنم کی کہ کندہ   ہو نبی کا نام جس دل کے نگینے میں

سلطانِ جہاں محبوب خُدا تری شان وشوکت کیا کہنا
ہر شئے پہ لکھا ہے نام تیرا‘ تیرے ذکر کی رفعت کیا کہنا

کروں تیرے نام پہ جاں فدا‘ نہ بَس ایک جاں دوجہان فدا
نہیں دوجہاں سے بھی جی بھرا‘ کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

کشتی نوح میں نارِ نمرود میں بطن ماہی میں یونس کی فریاد میں
آپ کا نام نامی اے صَلِّ علیٰ ہر جگہ ہر مصیبت میں کام آگیا

لب پہ آجاتا ہے جب نامِ جناب‘ منھ میں گھل جاتا ہے شہدِ نایاب
وَجد میں ہوکے ہم اۓ جاں بیتاب‘ اپنے لب چوم لیا کرتے ہیں

اسم ‘محمد’ کی تشریح

محمد (ﷺ) کا لفظ اتنا پیارا اور اتنا حسین ہے کہ اس کے سنتے ہی ہر نگاہ فرطِ تعظیم اور فرطِ ادب سے جھک جاتی ہے ہر سَر خم ہو جاتا ہے اور زبان پر درود وسلام کے زمزمے جاری ہو جاتے ہیں لیکن کم لوگ جانتے ہیں کہ اس لفظ کا معنٰی ومفہوم بھی اس کے ظاہر کی طرح کس قدر حسین اور دل آویز ہے۔

لفظ ‘محمد’ مادہ ‘حمد’ سے مشتق ہے حمد کے معنٰی تعریف کرنے اور ثناء بیان کرنے کے ہیں خواہ یہ تعریف کسی ظاہری خوبی کی وجہ سے کی جائے یا کسی باطنی وصف کی بناء پر کی جائے۔ محمد کے معانی ہیں بے عیب اور ہر طرح لائق حمد۔ ہر طرح تعریف کئے ہوئے، ہر وقت ہر زمانہ ہر زبان میں ثناء کئے ہوئے۔

قال اهل اللغة كل جامع بصفات الخير سمىٰ محمدا

اہل لغت کہتے ہیں کہ جو ہستی تمام صفات خیر کی جامع ہو اُسے محمد کہتے ہیں۔

امام محمد ابوزہرہ اسم محمد کی تشریح کرتے ہوئے رقمطراز ہیں :

ان صيغة التفعيل تدل على تجدد الفعل وحدوثه وقتا بعد اٰخر بشكل مستمر متجددا اٰناً بعد اٰنٍ وعلىٰ ذلك يكون محمد اى يتجدد حمده' اٰناً بعد اٰنٍ بشكل مستمر حتى يقبضه الله تعالىٰ اليه

‘تفعیل کا صیغہ’ کسی فعل کے بار بار واقع ہونے اور لمحہ بہ لمحہ وقوع پذیر ہونے پر دلالت کرتا ہے اس میں استمرار پایا جاتا ہے یعنی ہر آن وہ نئی آن بان سے ظاہر ہوتا ہے اس تشریح کے مطابق محمد کا مفہوم یہ ہوگا کہ وہ ذات جس کی بصورت استمرار ہر لمحہ ہر گھڑی نو بنو تعریف وثنا کی جاتی ہو۔ (خاتم النبیین۔ محمد ابوزہرہ)

علامہ سہیلی اس نام کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

فالمحمد فى اللغة هو الذى يحمد حمدا بعد حمدٍ ولا يكون مفعل مثل مضرب

وممدح الا لمن تکرر فیه الفعل مرة بعد مرة یعنی لغت میں محمد اس کو کہتے ہیں جس کی بار بار تعریف کی جائے، کیونکہ مفعل کے وزن میں اس فعل کا تکرار مقصود ہوتا ہے۔ مضرّب اور ممدّح ان کا وزن بھی مفعل ہے اور ان کے معنی میں بھی تکرار ہے۔ (الروض الانف)

لفظ محمد اسم مفعول کا صیغہ ہے اور اس سے مراد ہے: **الذی یحمد حمدا مرة بعد مرة** (مفردات) (وہ ذات) جس کی کثرت کے ساتھ اور بار بار تعریف کی جائے۔

امام راغب الاصفہانی لفظ 'محمد' کا مفہوم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ومحمد اذا کثرت خصاله المحموده (مفردات)

اور محمد اسے کہتے ہیں جس کی قابل تعریف عادات حد سے بڑھ جائیں۔

الذی اجمعت فیه الخصال المحمودة (المفردات)

یعنی مختصر لفظوں میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ لفظ 'محمد' کے معنی مجموعہ خوبی کے ہیں۔

امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے: **محمد هو المستغرق لجمیع للمحامد** یعنی محمد (ﷺ) وہ ہستی ہے جو تمام محاسن و کمالات اور محامد و تعریفات سے معمور ہے۔

'محمد' وہ جس کی تعریف کے بعد تعریف اور توصیف پر توصیف ہوتی رہے جس کی تعریف کا سلسلہ کبھی ختم نہ ہو۔ اور اس کے متعلق قرآن کریم شاہد ہے۔ قرآن مجید میں خالق کائنات نے جگہ جگہ سرور کائنات ﷺ کی بے شمار تعریف و توصیف بیان فرمائی ہے چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ﴾ (فتح/۲۹) (جان عالم) محمد رسول اللہ (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت اور آپس میں نرم دل ہیں تو انھیں دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے اللہ تعالی کا فضل و رضا چاہتے۔

ان کی علامت ان کے چہروں میں سجدوں کا نشان ہے۔ یہ اُن کی صفت تورات میں ہے اوراُن کی صفت انجیل میں بھی ہے۔

﴿هُوَ الَّذِىٓ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰى وَدِيۡنِ الۡحَقِّ لِيُظۡهِرَهٗ عَلَى الدِّيۡنِ كُلِّهٖ وَلَوۡ كَرِهَ الۡمُشۡرِكُوۡنَ ۚ﴾ (التوبہ/۳۳ ، الصّف/۹) وہی (قادرِمطلق) ہےجس نے بھیجا اپنے رسُول کو (کتابِ) ہدایت اور دینِ حق دے کرتا کہ غالب کردے اُسے تمام دینوں پرٗ اگرچہ ناگوار گزرے (یہ غلبہ) مُشرکوں کو۔

﴿هُوَ الَّذِىٓ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰى وَدِيۡنِ الۡحَقِّ لِيُظۡهِرَهٗ عَلَى الدِّيۡنِ كُلِّهٖ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيۡدًا ؕ﴾ (الفتح/۲۸) وہی (قادرِمطلق) ہےجس نے بھیجا اپنے رسُول کو (کتابِ) ہدایت اوردینِ حق دے کرتا کہ غالب کردے اُسے تمام دینوں پرٗ اور (رسول کی صداقت پر) اللہ کی گواہی کافی ہے۔

﴿يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيۡرًا ۙ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذۡنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيۡرًا﴾ (الاحزاب/۴۶) اے نبی مکرم: ہم نے بھیجا ہے آپ کو (سب سچائیوں کا) گواہ بنا کراورخوشخبری سُنانے والا اور بروقت ڈرانے والا اوردعوت والا اللہ کی طرف اس کے اذن سےاورآفتاب روشن کردینے والا (ضیاء القرآن)

اے غیب کی خبریں بتانے والے بیشک ہم نے تم کو بھیجا حاظرو ناظر خوش خبری دیتا اورڈرسُناتا اوراللہ کی طرف اُس کے حکم سے بُلانے والا اور چمکانے والا چراغ۔ (کنزالایمان)

﴿تَبَارَكَ الَّذِىۡ نَزَّلَ الۡفُرۡقَانَ عَلٰى عَبۡدِهٖ لِيَكُوۡنَ لِلۡعٰلَمِيۡنَ نَذِيۡرًا﴾ (فرقان/۱) بڑی برکت والا ہے وہ جس نے اپنے عبدخاص پرقرآن اُتارا جوسارے جہانوں کے لئے نذیر ہے۔

﴿وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيۡرًا وَّنَذِيۡرًا وَّلٰكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَ﴾ (سبا/۲۸) اورنہیں بھیجا ہم نے آپ کومگرتمام انسانوں کی طرف بشیر اورنذیر بنا کر لیکن (اس حقیقت کو) اکثر لوگ نہیں جانتے۔

﴿لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَاعَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴾ (التوبہ) بے شک تشریف لایا ہے تمہارے پاس ایک برگزیدہ رسول تم میں سے، گراں گزرتا ہے اُس پر تمہارا مشقت میں پڑنا، بہت ہی خواہشمند ہے تمہاری بھلائی کا، مومنوں کے ساتھ بڑی مہربانی فرمانے والا، بہت رحم فرمانے والا ہے۔

﴿ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رِسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِه وِيُزَكِّيْهِمْ وِ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝﴾

(ال عمران) یقیناً بڑا احسان فرمایا اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر جب اُس نے بھیجا اُن میں ایک رسول انھیں میں سے، پڑھتا ہے اُن پر اللہ تعالیٰ کی آیتیں اور پاک کرتا ہے اُنھیں اور سکھاتا ہے اُنھیں قرآن اور سُنّت (کتاب وحِکمت) اگرچہ وہ اس سے پہلے یقیناً کھلی گمراہی میں تھے۔

﴿ هُوَ الَّـذِىْ بَـعَـثَ فِى الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۝ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝﴾ (الجمعۃ)

وہی (اللہ) جس نے مبعوث فرمایا اُمّیوں میں ایک رسول انہیں میں سے جو پڑھ کر سُناتا ہے، انھیں اس کی آیتیں اور پاک کرتا ہے ان (کے دلوں) کو اور سکھاتا ہے انہیں کتاب اور حکمت، اگرچہ وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔

﴿اِنَّـآ اَرْسَلْـنٰكَ شَاهِـدًا وَّمُبَشِّـرًا وَّنَـذِيْـرًا ۝ لِّتُـؤْمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُـوَقِّـرُوْهُ ۝ وَتُسَبِّـحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا﴾ (الفتح/۹) بے شک ہم نے تم کو بھیجا حاضر و ناظر اور خوشی و ڈر سُناتا، کہ اے لوگو تم اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو، اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو (کنزالایمان)

بے شک ہم نے بھیجا ہے آپ کو گواہ بنا کر (اپنی رحمت کی) خوشخبری سُنانے والا (عذاب سے) بَروقت ڈرانے والا، تاکہ (اے لوگو) تم ایمان لاؤ اللہ اور اُس کے رسول پر اور تاکہ تم اُن کی مدد کرو اور دل سے اُن کی تعظیم کرو اور پاکی بیان کرو اللہ تعالیٰ کی صبح اور شام (ضیاءالقرآن)

﴿يَآاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا﴾ (اعراف/ ١٥٨)

تم فرما دو کہ اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول (بنکر آیا) ہوں۔

﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَايَعْلَمُوْنَ ﴾

(سبا/ ٢٨) اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر تمام انسانوں کی طرف بشیر اور نذیر بنا کر لیکن (اس حقیقت کو) اکثر لوگ نہیں جانتے۔

﴿يٰسٓ ۚ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيْمِ ۚ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۚ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۚ ﴾

(یٰس/ ۴) یٰس قسم ہے حکمت والے قرآن کی، بیشک تم سیدھی راہ پر بھیجے گئے ہو۔

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوْا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴾ اے ایمان والو! اللہ اور رسول پر سبقت مت کرو (وہاں آگے بڑھنے کی کوشش مت کرو) اللہ سے ڈرو، اللہ تعالیٰ تمہاری حرکتوں کو دیکھتا ہے، تمہاری ہر باتوں کو سننے والا ہے۔

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوٰتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ﴾

اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو نبی کی آواز سے، اور اُن کے حضور چلا کر بات نہ کرو جیسے ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل ضائع نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر تک نہ ہو۔

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ﴾ یہ لوگ جو حضور ﷺ کی بارگاہ میں اپنی آواز پست کرتے ہیں (اپنی فطری آواز کو دباتے ہیں، جس کو اُبھارنے کی طاقت ہے اس کو دبا رہے ہیں۔ جس کو بڑھانے کی استعداد ہے اس کو دبا رہے ہیں) یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے تقوے کے لئے چُن لیا ہے۔

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَايَعْقِلُوْنَ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴾ (حجرات/ ۴)

بیشک جو لوگ تمہیں حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر بے عقل ہیں اگر وہ لوگ صبر کرتے یہاں تک کہ آپ ان کے پاس خود تشریف لاتے تو یہ ان کے حق میں بہتر تھا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ﴾ (انفال/۲۴) اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کے پکارنے پر حاضر ہو جاؤ جب رسول تمہیں اس چیز کیلئے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی۔

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ۚ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ (بقر/۱۰۴) اے ایمان والو (دوران گفتگو نبی کو اپنی طرف متوجہ کرنے کیلئے) راعنا مت کہا کرو بلکہ یوں عرض کیا کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے نبی کے ارشادات خوب غور سے سنا کرو۔ اور کافروں کیلئے دردناک عذاب ہے

﴿لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا﴾ (النور)

رسول اللہ ﷺ کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہراؤ جیسا کہ تم ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَىْ نَجْوٰكُمْ صَدَقَةً ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (مجادلہ/۱۲) اے ایمان والو جب تم رسول سے کوئی بات آہستہ عرض کرنا چاہو تو اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقہ دے لو یہ تمہارے لئے بہتر اور بہت ستھرا ہے پھر اگر تمہیں اس کی مقدور نہ ہو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے

﴿هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ﴾ (الحدید/۳)

وہی اُول، وہی آخر، وہی ظاہر، وہی باطن، اور وہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

(شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے مدراج النبوت کے خطبہ میں ارشاد فرمایا۔

یہ آیت کریمہ حمد الٰہی بھی ہے اور نعت مصطفیٰ ﷺ بھی۔ یہ ساری صفات اللہ تعالیٰ کی ذاتی اور حضور ﷺ کی عطائی ہیں)

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾ (آل عمران/ ۳۱)

اے محبوب تم فرما دو کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کو دوست رکھتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تعالیٰ تم کو دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

﴿مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ﴾ (النساء/ ۸۰)

جس نے رسول کا حکم مانا بیشک اُس نے اللہ تعالیٰ کا حکم مانا۔

﴿یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا ؕ﴾

(النساء/۱۷۴) اے لوگو! بے شک تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے واضح دلیل آئی اور ہم نے تمہاری طرف روشن نُور اُتارا۔

﴿اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا﴾ (البقرة)

بے شک ہم نے آپ کو بھیجا حق کے ساتھ بشیر اور نذیر بنا کر۔

﴿وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ﴾ (الانبیاء/ ۱۰۷)

اے محبوب ﷺ ہم نے تمہیں سارے عالمین کے لئے رحمت ہی بنا کر بھیجا۔

﴿اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ﴾ (الاحزاب/ ۷)

نبی مومنوں سے اُن کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ مسلمانوں کی جانوں سے بھی زیادہ قریب تر اور جانوں کے مالک ہیں۔

﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِیْهِمْ﴾ (الانفال/۳۲)

اللہ تعالیٰ اُن کو عذاب نہ دے گا کیونکہ آپ اُن میں ہیں۔

﴿یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَیْرًا لَّكُمْ ؕ﴾ اے لوگو! تحقیق آ گیا ہے تمہارے پاس رسول حق کے ساتھ تمہارے رب کی طرف سے، پس تم ایمان لاؤ یہ بہتر ہے تمہارے لئے۔

﴿قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ﴾ (المائدہ/۱۵)

بے شک تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔

﴿ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا﴾ (الفرقان/۵۶)

اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر بشارت دینے والا اور ڈرانے والا۔

﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ اے محبوب ﷺ ہم نے تمہارے لئے تمہارے ذکر کو بلند کیا۔

لَكَ سے معلوم ہوا کہ یہ بلندی ذکر حضور ﷺ سے خاص ہے کہ رب تعالیٰ کے نام کے ساتھ حضور ﷺ کا نام ہے۔ عرش وفرش، جنت وطوبیٰ میں آپ کا چرچا ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ کی شان محبوبیت میں یہ چند آیات کریمہ پیش کی گئی ہیں حقیقت یہ ہے کہ اگر قرآن کریم کو بنظر ایمان دیکھا جائے تو اس میں اول سے آخیر تک نعت سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام معلوم ہوتی ہے۔ قرآن کریم کا ہر موضوع اپنے لانے والے محبوب ﷺ کے محامد اور اوصاف کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے اور اس تعریف کا سلسلہ کبھی ختم ہونے والا نہیں ہے۔ بلا شک وشبہ ہم کہتے ہیں کہ زمانہ جوں جوں بڑھتا جاتا ہے اور انسان اپنی سعی وکوشش کے مطابق جس درجہ ترقی کرتا جاتا ہے محض اعتقاداً وعقیدۃً نہیں بلکہ واقعۃً حضور اقدس سرور عالم ﷺ کے کمالات سے پردہ اُٹھتا جاتا ہے اور کائنات انسانی روز بروز حضور ﷺ سے قریب تر ہوتی جارہی ہے تا آنکہ تمام دُنیا ایک دین ہوگا دین اسلام اور یہ دنیا کا صرف واحد معجزہ ہے کہ نام نامی اسم گرامی چودہ سو سال پہلے سے اس آنے والی حالت کا پتہ دے رہا ہے مستقبل میں دُنیا کی عمر جس قدر دراز ہوگی اسے کمالات نبوت محمدیہ کا اعتراف ناگزیر ہوگا اس حیثیت سے نام مبارک کا ترجمہ یہ ہوا کہ وہ ذات جس کے محامد ومحاسن اور اوصاف جلیلہ وصفات جمیلہ کا سلسلہ روز افزوں ہو۔

حضور نبی کریم ﷺ، اللہ تعالیٰ کے یہاں بھی محمد ہیں، ملائکہ مقربین میں بھی محمد ہیں، انبیاء ومرسلین میں بھی محمد ہیں، آسمان والوں میں بھی محمد ہیں، زمین والوں میں بھی محمد ہیں۔ حضور ﷺ ہی مقام محمود والے ہیں اور لواء الحمد حضور ﷺ ہی کے عَلَم شاہی کا نام ہے۔

اور حضور ﷺ کی اُمت کا نام بھی انہیں مناسبات سے حما دُون ہے۔ تو محمد وہ ہی جن کی مدح ونعت، جملہ اہل الارض والسماء، تمام ساکنان زمین وآسمان نے سب سے بڑھ کر کی ہے۔

پاک ہے وہ اللہ جس نے اپنے بنی کریم ﷺ کا ایسا مبارک نام رکھا اور پاکیزہ ہے وہ نبی جسے اس کے معبود نے ایسی عظمتوں وفضیلتوں سے آراستہ کیا۔

خالق بھی آپ کی تعریف فرماتا ہے اور ساری مخلوق بھی، اور ہمیشہ آپ تعریف کئے ہوئے ہیں کیونکہ دُنیا کو پیدا فرمانے سے پہلے آپ کی تعریف شروع ہوئی اور قیامت تک بلکہ ازل سے ابد تک آپ کی ہر جگہ تعریف ہوتی رہے گی۔

عرش، فرش، جنت، زمین، آسمان، سمندر، پہاڑ، کلمہ، اذان، نماز، التحیات وخطبہ...... ہر جگہ حضور ﷺ کا ذکر اور تعریف ہے۔ نماز، روزہ، حج وغیرہ حضور انور ﷺ کی محبوب اداؤں کا نام ہے پیارے اور مقبول ہمارے افعال نہیں بلکہ محبوب کی ادائیں ہیں۔

فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں　　　خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

حقیقت یہ ہے کہ جیسے حضور انور ﷺ تمام خلقت سے افضل، تمام رسولوں کے سردار ہیں اسی طرح حضور ﷺ کا نام شریف بھی تمام نبیوں کے بلکہ تمام خلق کے ناموں کا سردار ہے حضور انور ﷺ کا نام محمد بہت ہی جامع ہے جس میں حضور انور ﷺ کے بے شمار فضائل بیان ہوگئے۔ آدم کے معنٰی تھے مٹی سے پیدا ہونے والے۔ نوح کے معنٰی ہیں خوف خدا سے گریہ وزاری ونوحہ کرنے والے۔ ابراہیم کے معنٰی ہیں مہربان باپ۔ اسحاق کے معنٰی ہیں ہنسنے والا۔ موسیٰ کے معنٰی ہیں پانی میں بہتا ہوا آیا۔ عیسیٰ کے معنٰی ہیں بہت شریف النفس کریم الطبع۔ ان تمام ناموں میں ایک ایک وصف کی طرف اشارہ ہے مگر محمد کے معنٰی ہیں ہر طرح، ہر وقت میں بے حد تعریف کئے ہوئے۔ اس میں حضور انور ﷺ کے لاتعداد کمالات وخوبیوں کی طرف اشارہ ہوگیا۔ لفظ محمد میں غیبی خبر بھی ہے کہ ہمیشہ یعنی دُنیا وآخرت میں ان کی ہر جگہ ہر طرح حمد وثناء ہوا کرے گی۔ اسی خبر کی صداقت ہم آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ آج بھی حضور انور ﷺ کے برابر کسی کی تعریف نہیں ہوتی، بلکہ جو

حضور انور ﷺ سے وابستہ ہو گئے، اُن کی بھی تعریف ہوگئی۔ فرش پر اُن کی دھوم، عرش پر اُن کے چرچے۔ امام اہلسنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

فرش پہ طرفہ دھوم دھام عرش پہ طرفہ چھیڑ چھاڑ　　کان جدھر لگایئے تیری ہی داستان ہے

ذاتِ مصطفیٰ ﷺ خوبیوں کمالات اور حسنات کا منبع ومرکز ہے:

وہ کمال حُسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں　　یہی پُھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

تعریف، خوبی اور کمال کی ہوتی ہے اور جس میں خوبی اور کمال ہو وہ اس لائق ہوتا ہے کہ اس کی تعریف کی جائے۔ تو پھر ذرا غور کیجئے کہ کونسا کمال ہے؟ جو اس مظہر ذات خدا شاہد کبریا حضور نبی کریم ﷺ میں نہیں پایا گیا۔ وہ ذات تو حسنات کا منبع ومرکز ہے وہاں سے تو چشمے پھوٹتے اور جاری ہوتے ہیں۔ **سبحان الله !**

کمال اس لئے کمال ہوا کہ وہ حضور ﷺ کی صفت ہے اور حضور ﷺ کا کمال کسی وصف سے نہیں بلکہ اس وصف کا کمال ہے کہ کامل کی صفت بن کر خود کمال و کامل ومکمل ہو گیا کہ جس میں پایا جائے اس کو کامل بنا دے۔ **صلی الله علیه وسلم**

جس طرح مسلمان پر، اللہ تبارک وتعالیٰ کو احد، صمد، وحدہ، لاشریک لہٗ، جاننا فرض اول ومدار ایمان ہے اسی طرح محمد رسول اللہ ﷺ کو جمیع مخلوقات یہاں تک کہ ملائکہ مقربین وانبیاء مرسلین سے افضل جاننا کہ حضور ﷺ اپنے رب کے کرم سے اپنے نفس ذات میں کامل واکمل اور اپنے تمام صفات کمالیہ میں تمام عالم سے منفرد وبے مثال ہیں 'فرض اجلّ وجزء ایقان ہے'۔ حضور شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی فرماتے ہیں:

ہو ترا مثل کوئی کبھی اور کہیں، رب نے رکھا نہیں اسکا امکان بھی

اس پیارے محمد (ﷺ) کی تعریف کرتے ہوئے نہ زبانیں رُکیں نہ قلم خشک ہوئے اور خشک ہوں بھی کیوں؟ اُن کے آنے سے تو قلموں کو روانی ملی، پھولوں کو مہک ملی، بلبل کو چہک ملی، غنچوں کو چٹک ملی، شاخوں کو رقص ملا، سورج کو تپش ملی، چاند کو ٹھنڈک ملی، ہواؤں کو فراٹے ملے، فضاؤں کو سناٹے ملے، سمندر کو طغیانی ملی، نہروں کو روانی ملی۔

وہ کونسی خوبی اور وہ کونسا کمال ہے؟ جو پیارے محبوب ﷺ کو نہ ملا۔ اُن کا اخلاق بھی اعلیٰ' اُن کا کردار بھی اعلیٰ' اُن کی گفتار بھی اعلیٰ' اُن کی رفتار بھی اعلیٰ' اُن کا چلنا بھی اعلیٰ' اُن کا پھرنا بھی اعلیٰ' اُن کا سونا بھی اعلیٰ' اُن کا جاگنا بھی اعلیٰ ہے۔ اُن کی ہر ہر ادا بڑی پیاری' اُن کی تعریف کس نے نہیں کی؟ اگر ! کوئی تعریف نہ بھی کرے تو کیا آپ کی شان میں کمی ہو جائے گی؟ نہیں نہیں۔ خوبی اور کمال میں کمی نہ ہوگی۔ اُن کی تعریف کوئی کرے یا نہ کرے' اُن کا خالق جو ہر وقت تعریف کر رہا ہے۔ اُن کے خالق نے قرآن کی ابتداء بھی اپنی حمد سے کی' اس لئے کہ اس مادہ حمد سے *محمد* بنتا ہے۔ اس مادہ حمد سے احمد بنتا ہے۔ اس مادہ حمد سے حامد بنتا ہے۔ اسی مادہ حمد سے محمود بنتا ہے تاکہ جب کوئی ﴿**الحمد لله رب العالمين**﴾ کہے تو ساتھ ہی خیال *محمد* بھی آ جائے تاکہ حمد کرنے سے معراج انسانیت کی ابتداء ہو اور نام *محمد* پہ اس کی تکمیل ہو۔

وہ کیسے *محمد* ہیں جن کے خالق نے خود اُن کے وجود کو اپنے وجود کی دلیل کامل بنایا کہ اُن کے خالق نے خود فرمایا' مجھے تلاش کرنے والو ! مجھے در بدر تلاش نہ کرو بلکہ سارے دَر چھوڑ کر صرف اور ایک دَر *محمد* (ﷺ) پہ آ جاؤ جو میرے وجود کی دلیل ہے۔ جس نے میرے *محمد* (ﷺ) کو دیکھ لیا گویا اس نے رب کو دیکھ لیا' کیونکہ میں مصور کائنات ہوں تو میری تصویر میرے *محمد* (ﷺ) ہیں۔ میں منور ہوں تو حضرت *محمد* (ﷺ) میری تنویر ہیں۔

یہ نام لینے سے رُوح کو جلا ملتی ہے۔ قلب و نظر کو طہارت ملتی ہے۔ اسی لئے تو کلمہ طیبہ میں سب سے پہلے **لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ** آتا ہے تاکہ محبوب ﷺ کا نام نامی اسم گرامی لینے سے پہلے زبان پاک ہو جائے کیونکہ آگے لفظ '*محمد*' (**مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ**) آ رہا ہے۔ تاکہ یہ بھی پتہ چل جائے کہ احدیت کے دعوے کی دلیل ذاتِ *محمد* کی *محمد*یت ہے۔ (ﷺ)

ذاتِ *محمد* کے اوصافِ جمیلہ کے تو کفار مکہ بھی گواہ ہیں بلکہ وہ بھی صادق الامین کہتے تھے مگر دیکھئے عناد' عناد ہی ہوتا ہے۔ بغض' بغض ہی ہوتا ہے۔ حسد' حسد ہی ہوتا ہے۔ وہ کفار مکہ جن کی ایک ایک گھڑی ذات پاک ﷺ کو ایذائیں اور تکلیفیں دینے میں گزرتی' اپنی حماقتوں پر حجاب ڈالنے کے لئے ذات *محمد مصطفیٰ* ﷺ کو مذمم کہتے ہیں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے دِلوں میں آقا و مولیٰ ﷺ کی محبت کے سمندر ٹھاٹھیں مارتے تھے جب انہوں نے سنا کہ کفار مکہ نے ...... **مذمم** ...... کا نام دینے کی جسارت کی ہے' بھلا یہ عشاق محمدی کب سکون سے بیٹھنے والے تھے' کملی والے آقا کی بارگاہ میں آ کر اپنے جذبات کا اظہار کیا کہ حضور ! کفار نے آپ کا نام بگاڑ کر 'مذمم' کہا ہے۔ آقا و مولیٰ ﷺ نے اُن کے دِلوں کو سکون بخشا' فرمانے لگے میرے غلامو ! لوگ کہتے ہیں تو کہنے دیں۔ **مذمم** اُن کا اپنا کوئی ہوگا مجھے تو میرے رب نے **محمد** (ﷺ) بنایا ہے۔

آقائے کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم اپنے بیٹے کا نام **محمد** رکھو تو اس کی عزت کرو اور مجلس میں اُسے جگہ دو۔ اس کے چہرہ کو بدصورت (قبیح) نہ کہو۔

اللہ اللہ ! کیا عظمتیں ہیں اسم **محمد** (ﷺ) کی۔ یہ تو ذاتی نام ہے جس کی عظمتیں بے شمار ہیں۔ جن کی ذات کا نام **محمد** ہے اُن کی ہر ہر ادا **محمد** ہے۔ اُن کا کہنا' اُن کا دیکھنا' اُن کا پکڑنا' اُن کا چلنا' اُن کا اُٹھنا' اُن کا بیٹھنا' اُن کا کھانا' اُن کا پینا' اُن کا کردار' اُن کی گفتار' اُن کی رفتار' اُن کی خلوت' اُن کی جلوت' اُن کا دن' اُن کی رات' اُن کا قیام' اُن کا رکوع' اُن کا سجود' اُن کا تشہد' اُن کا سلام' سارے کے سارے اعمال گھر کی چار دیواری سے لے کر میدانِ جہاد تک اور میدان سے لے کر مسجد میں معیت صحابہ تک اُن کے اخلاقیات' اُن کے معاملات' اُن کی عبادات سب کے سب **محمد** (ﷺ) ہیں۔

مظہر جمالِ کبریا : انبیاء کرام علیہم السلام کے اسماء گرامی اُن کے کسی نہ کسی وصف کی بنا پر تھے مگر قربان جائیں اس شاہد کبریا پر جو مظہر جمال کبریا ہے جس کی ہر خوبی کا حسن نرالا' جس کی ہر خوبی اپنے نکتہ کمال کو پہنچتی ہوگی کہ جس کا خالق تعریف **مصطفیٰ** ﷺ کے موتی بکھیرے تو قرآن بنائے اور جب اس حسن کو جمع کرے تو **محمد** بنائے۔ کتنا پیارا نام ہے جس کے حسن نے آسمانوں کی فضائے بسیط سے لے کر زمینوں میں بحرِ عمیق تک ہر چیز کو معطر و منور کر دیا ہے۔

کائنات کا کونسا مقام ہے جہاں آپ ﷺ کی تعریف نہیں ہو رہی ۔ اُن کے خالق نے نام ہی ایسا تجویز کیا کہ آسمان والے آسمان میں اُن کی تعریف کریں اور زمین والے زمین پر اُن کی تعریف کریں ۔ کائنات کا سمندر سیاہی بن جائے اور درخت قلمیں بن جائیں مگر پھر بھی آپ ﷺ کے اسم پاک کے کمالات وخوبیاں نہیں لکھ سکتے ۔ اسم ہوتا ہے ذات کی پہچان کے لئے جیسے لفظ 'اللہ' رب کا ذاتی نام ہے ۔ یہ اسمِ ذات ہے ۔ ذات بعد میں آتی ہے اسم پہلے ہوتا ہے ۔ اسی طرح لفظ 'محمد' اسمِ ذات مصطفیٰ ہے ۔ ذات آگے ہے پہلے اسمِ ذات ہے ۔ تو رب فرماتا ہے اے میرے محبوب کا ذکر کرنے والو ! پہلے میرے محبوب کے اسمِ پاک سے اپنے قلب ونظر کو روشن کرلو پھر درِ محمد پر پہنچنا تا کہ فیضانِ محمدی سے کما حقہ فائدہ حاصل کرو ۔

کعب احبار سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام نے حضرت شیث علیہ السلام سے فرمایا 'اے فرزند تم میرے بعد خلیفہ اور جانشین ہو ۔ تم تقویٰ اور عروہ وثقیٰ کو تھامے رکھنا اور جب بھی تم خدا کا ذکر کرو تو ساتھ ہی اسم محمد کو یاد کرنا' اس لئے کہ میں نے اس نام مبارک کو ساق عرش پر لکھا دیکھا ہے ۔ اس وقت میں روح اور مٹی میں تھا اور اس کے بعد میں نے تمام آسمانوں کی سیر کی تو وہاں میں نے کوئی جگہ ایسی نہ دیکھی جہاں اسم محمد (ﷺ) نہ لکھا ہو' بیشک میرے رب نے مجھے جنت میں ٹھہرایا اور میں نے حور العین کی پیشانیوں اور طوبیٰ کے درختوں کے پتوں پر اسی اسم محمد (ﷺ) کو دیکھا ۔

حضرت سیدنا آدم علیہ السلام اپنی مصیبت کے وقت پڑھتے : **اللھم بحق محمد اغفرلی خطیئتی** اے اللہ ! حضرت محمد ﷺ کے وسیلے سے میری خطا معاف فرما ۔

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم تو نے محمد ﷺ کو کیسے پہچانا ؟ عرض کیا کہ میں نے جنت میں ہر جگہ لکھا دیکھا **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** ۔ اسی سے میں نے جان لیا وہ ساری مخلوق میں سے افضل اعلیٰ ہے اس کے بعد حق تعالیٰ نے میری دُعا قبول فرمائی ۔

(مدارج النبوۃ) یہ نام کوئی کام بگڑنے نہیں دیتا بگڑے بھی بنا دیتا ہے نام محمد ﷺ

اسم 'احمد' کی تشریح

حضور نبی مکرم ﷺ کے جو اسمائے گرامی صحیح احادیث سے ثابت ہیں اُن میں **احمد** بھی ہے۔ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے **قال رسول الله ﷺ ان لی اسماء انا محمد وانا احمد وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی** (مالک، بخاری، مسلم) یعنی حضور ﷺ نے فرمایا میرے کئی نام ہیں۔ میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں الحاشر ہوں، لوگوں کا حشر میرے قدموں پر ہوگا۔

حضور نبی مکرم ﷺ کا اسم گرامی 'احمد' **اَفْعَلُ** کے وزن پر تفضیل ہے جو حمد کا مبالغہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی بہت زیادہ یا سب سے زیادہ حمد کرنے والا۔ اور 'محمد' یہ **مُفَعَّلُ** کے وزن پر (بحالت مفعول) مبالغہ کا صیغہ ہے یعنی **الذی یحمد حمداً بعد حمدٍ** اس صیغے میں کثرتِ حمد کا مبالغہ ہے یعنی بہت ہی زیادہ تعریف کیا گیا یا سب سے زیادہ تعریف کیا گیا۔

پس حمد کے مفعول کے لحاظ سے دیکھیں تو فخر دو عالم ﷺ سب سے زیادہ تعریف کئے گئے ہیں اور اس کی تفضیل کے لحاظ سے دیکھیں تو آپ سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرنے والے ہیں، علاوہ بریں لواء الحمد بھی قیامت کے دن حضور نبی کریم ﷺ کے دست مبارک میں ہوگا اور سارے انسان وملائکہ آپ کے منصب جلیلہ ومقام رفیعہ سے مطلع ہوکر آپ کی شایان شان تعریف کریں گے۔ آپ اس مقام پر صفت حمد کے ساتھ مشہور ہوں گے اور مقام محمود پر کھڑے کئے جائیں گے جس کا آپ سے وعدہ فرمایا گیا ہے اس وقت سب اولین وآخرین آپ کی تعریف وتوصیف میں رطب اللسان ہو جائیں گے نیز آپ لوگوں کی شفاعت فرمائیں گے اور اس مقام پر حمد وثناء کے وہ کلمات آپ سے مفتوح ہوں گے جو فخر دو عالم ﷺ کے سوا کسی دوسرے پر مفتوح نہیں فرمائے گئے ہوں گے۔ علاوہ بریں پہلے انبیائے کرام کی کتابوں میں اس اُمت کو **حَمَّادُوْنَ** کے نام سے موسوم کیا گیا ہے اس لحاظ سے بھی آپ ہی زیادہ حقدار ہیں کہ آپ کا اسم گرامی محمد اور احمد ہو۔ ﷺ

صاحبِ تفسیر ضیاء القرآن علامہ پیر محمد کرم شاہ ازہری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں :

صحابہ کرام میں حضور کا یہ اسمِ گرامی **'احمد'** معروف و مستعمل تھا۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ یہی نام لے کر بارگاہ رسالت میں صلوٰۃ وسلام عرض کرتے ہیں :

صلی الالہ ومن یحف بعرشه والطیبون علی المبارك احمد

ترجمہ: اللہ تعالیٰ، حاملین عرش اور تمام پاکیزہ لوگ اس مبارک ہستی پر درود وسلام بھیجیں جس کا اسمِ گرامی 'احمد' ہے۔

احمد کا معنی ہے **احمد الحامدین لربه** : تمام حمد کرنے والوں سے بڑھ کر اپنے رب کی حمد کرنے والا۔ اپنے رب کی حمد کی کثرت کی برکت سے ہی آپ محمد بھی بنے۔ **فالمحمد هو الذی حمد مرة بعد مرة** یعنی جس کی بار بار حمد کی جارہی ہو وہ محمد ہے۔ نہ اپنے رب کی حمد وثنا کرنے میں آپ کا کوئی مثیل ہے، کوئی فرشتہ، کوئی رسول، کوئی نبی اپنے خداوند کی حمد سرائی اور ثنا گستری میں اس مقام پر نہیں پہنچا اور نہ پہنچ سکتا ہے جس مقام پر اللہ تعالیٰ کا یہ پیارا حبیب فائز ہے۔ اسی طرح مخلوق میں سے جتنی حمد اور جتنی ستائش اس عبدِ محبوب کی ہو رہی ہے اور ہوتی رہے گی، کسی اور کو نصیب نہیں۔ جن وانس اس کے ثنا خوان ہیں، حُور و مَلک اس کی توصیف میں رطب اللسان ہیں اور خود خدا بھی اس کی مدح فرما رہا ہے۔ صرف اس فانی دُنیا ہی میں نہیں بلکہ عالمِ آخرت میں بھی حضور ﷺ کی شان نرالی ہوگی۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اس شانِ محمدیت کی تابانیوں کا صحیح اندازہ اس وقت ہوگا جب دستِ مبارک میں لوائے حمد تھامے ہوئے اللہ تعالیٰ کا یہ حبیب مقامِ محمود پر جلوہ فرما ہوگا۔ (ضیاء القرآن)

حضور نبی مکرم رحمۃ للعالمین ﷺ پہلے احمد ہیں اور بعد میں محمد۔ ۔ کہ حضور ﷺ کا اپنے رب کی حمد وثناء بجا لانا پہلے تھا یونہی عالم ارواح میں حضور ﷺ 'احمد' کے نام سے مشہور تھے اور عالم اجسام میں 'محمد' کے نام سے معروف ہوئے۔

اللہ تعالیٰ کے بعد جس ہستی کی سب سے بڑی تعریف وتوصیف کی گئی ہے وہ حضور ﷺ کی ذات 'محمد' ﷺ ہے اس طرح سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی تعریف فرمانے والے بھی

آپ ﷺ 'احمد' ﷺ ہی ہیں۔ احمد کا معنی سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے والا کے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی جو حمد حضور ﷺ نے کی ہے اولین و آخرین میں اس کا کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا۔ یہی وجہ ہے حمد کا جھنڈا صرف سرور عالم ﷺ کو ہی عطا کیا جائے گا۔

ابوسعید الخذری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُر نور ﷺ نے ارشاد فرمایا: **انا سید ولد آدم یوم القیامة ولا فخر وبیدی لواء الحمد ولا فخر وما من نبی یؤمئذٍ آدم ومن سواہ الا تحت لوائی** (ترمذی شریف) یعنی قیامت کے دن ساری اولاد آدم کا سردار میں ہوں گا' حمد کا پرچم میرے ہاتھ میں ہوگا' سارے نبی میرے پرچم کے نیچے جمع ہوں گے' یہ ساری باتیں اظہار حقیقت کے طور پر کہہ رہا ہوں' فخر ومباہات مقصود نہیں۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جب لوگ اٹھیں گے تو سب سے اول ہم ہوں گے۔ جب چلیں گے تو سب کے پیشوا ہم ہوں گے جب سب خاموش ہوں گے تو ہم کلام فرمائیں گے جب سب محبوس ہوں گے تو ہم شفاعت کریں گے۔ جب سب مایوس ہوں گے تو ہم خوشخبری دیں گے۔ اس دن کنجیاں اور حمد کا جھنڈا ہمارے ہاتھ میں ہوگا۔ (ترمذی ودارمی)

حضور نبی کریم ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ روز قیامت اللہ تعالیٰ ایسے حمد یہ کلمات عطا فرمائے گا جو اس سے پہلے کسی کو نصیب نہ ہوئے ہوں گے' میں اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریزی کروں گا۔ **وبحمدہ بمجاھد لم بحمدہ بھا احد کان قبله ولن بحمدہ بھا احد من کان بعدہ فیقال له یامحمد ارفع رأسك تکلم یمسع واشفع تشفع** میں ایسی حمد کروں گا جس سے پہلے اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد کسی نے نہ کی ہوگی اور نہ ہی بعد میں کوئی کرے گا پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوگا یا محمد ﷺ سر اُٹھاؤ' کہو سنی جائے گی۔ شفاعت کرو' شفاعت قبول کی جائے گی۔ (کتاب الشفاء)

حضور سید المرسلین ﷺ سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والا کون ہے؟

منکر ختم نبوت بانی دارالعلوم دیوبند محمد قاسم نانوتوی کو یہ کہتے ہوئے شرم نہ آئی کہ 'نبی امتی سے صرف علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں' رہ گیا عمل' تو بسا اوقات بظاہر امتی بنی کے

مساوی ہوتے ہیں بلکہ بڑھ بھی جاتے ہیں‘ (تحذیرالناس)
حضور نبی کریم ﷺ سے قلبی نہ سہی‘ رسمی تعلق بھی ہوتا تو اس قسم کی جرأت نہ کی جاتی تھی۔

جبریل امین جبین سے جگاتے ہیں آپ کو   کس درجہ احترام ہے میرے حضور کا

نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ کا لمحہ لمحہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرتے گزرا۔ غار حرا کی خلوت ہو یا حرم کعبہ کی جلوت ......حضور نبی کریم ﷺ نے ہر مقام پر اپنے مالک حقیقی کا نام لے لے کر ذرّوں کو بھی گوہر آفتاب بنا دیا۔

ذرا غور کیجئے اس بات میں کہ وہ رسول ﷺ جو دن رات اپنے رب کے نغمات لاہوتی کے ساتھ مکہ کی ہواؤں فضاؤں کو معطر ومعنبر کر رہے ہوں اُن سے بڑھ کر کوئی رب تعالیٰ کی عبادت کرسکتا ہے؟

کیا حضور ﷺ سے بڑھ کر کوئی توحید کو جان سکتا ہے۔ نہیں! نہیں!! اللہ تعالیٰ کی معرفت پانے کا حق بھی حضور ﷺ نے ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت وبندگی کا حق بھی حضور ﷺ نے ادا کیا مگر یہ عبد کامل ﷺ جب دنیا سے لاتعلق ہوکر ﴿**وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا**﴾ (المزمل/۸) (اور اپنے رب کا نام یاد کرو اور سب سے ٹوٹ کر اسی کے ہو رہو) کا پیکر بن کر رات رب تعالیٰ کے حضور قیام وسجود میں رب تعالیٰ کو رو رو کر اپنے دکھڑے سنا رہے ہوتے ہیں اور عرض کرتے ہیں اے مولا! میں تیری عبادت کا حق ادا نہیں کرسکتا۔ اللہ اللہ۔ اتنا عجز اتنا انکسار کہ انسانیت اور عبدیت کے نکتہ کمال پر پہنچ کر بھی کہتے ہے کہ اے مولا! میں تیری بندگی کا بھی حق ادا نہیں کرسکا !

ادھر محبوب حق بندگی ادا کر رہا ہے تو ان کا رب حق ربوبیت ادا کر رہا ہے کہ اے محبوب تو نے میرے نام کے نعرے لگا لگا کر مکہ کے گلی کوچہ اس کی فضاؤں اور ہواؤں کو منور کر دیا اب تیری بندگی کا تقاضا ہے کہ تجھے ایسے مقام پر فائز کر دیا جائے جس کے آگے محبوبیت کا کوئی مقام نہیں۔ تیری محبت کا تقاضا ہے کہ تجھے وہ مقام دیا جائے اور وہ نام دیا جائے کہ نام لینے والوں کی نگاہیں فرط عقیدت سے جھک جائیں۔۔ لہذا ہم نے تجھے **احمد الحامدین** بنایا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ اے موسیٰ ! جو شخص احمد کا منکر ہوگا‘ میں اُسے جہنم میں ڈال دوں گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: الٰہی ! احمد کون ہے؟ فرمایا: وہ ساری مخلوقات میں سب سے بہتر ہیں۔ جن کا نام آسمان اور زمین پر پیدائش سے قبل میں نے عرش پر لکھ دیا اور جنت میں اس وقت تک کوئی داخل نہ ہوگا جب تک کہ وہ خود اور اُن کی ساری اُمت نہ داخل ہو جائیں۔ (خصائص الکبریٰ)

حضور نبی کریم ﷺ کی دُنیا پر تشریف آوری سے پہلے آپ کے اسم مبارک احمد سے جانتے تھے اور اپنی کتابوں میں اس نام کو بھی پڑھتے۔ حضور ﷺ خود بیان فرماتے ہیں ’میں نے ایک یہودی کو اپنی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پایا تو اس نے پوچھا تمہارا کیا نام ہے میں نے بتایا احمد۔ پھر اس نے میری پشت کی جانب دیکھا اور بولا یہ اس اُمت کے نبی ہیں۔
(خصائص الکبریٰ)

بشارتِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام :

حضور نبی کریم سید المرسلین ﷺ کے اسم مبارک کی سب سے آخری بشارت کہ جس کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے حضرت عیسیٰ روح اللہ (علیہ السلام) نے اس طرح دی تھی۔

﴿وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّأْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ﴾ (الصّف ٦١)

اور یاد کرو جب فرمایا عیسیٰ فرزند مریم نے اے بنی اسرائیل ! میں تمہاری طرف اللہ کا (بھیجا ہوا) رسول ہوں۔ میں تصدیق کرنے والا ہوں تورات کی جو مجھ سے پہلے آئی ہے اور مژدہ دینے والا ہوں ایک رسول کا جو تشریف لائے گا میرے بعد اس کا نامِ (نامی) احمد ہوگا۔

اس آیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تین ارشادات بیان کئے گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ اس سے ان لوگوں کی تردید ہوگئی جو آپ

کوخدا یا خدا کا بیٹا کہتے ہیں اور ان یہودی گستاخوں کی بھی تردید ہوگئی جو آپ پر اور آپ کی پاکباز والدہ پر گھناؤنے بہتان لگاتے ہیں۔ آپ نے یہ بتادیا کہ مجھے صرف تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔ میری رسالت کا دائرہ بنی اسرائیل تک محدود ہے۔ دوسری بات آپ نے یہ فرمائی کہ میں موسیٰ علیہ السلام پر جو آسمانی کتاب تورات نازل ہوئی اس کی تصدیق کرتا ہوں۔ موسیٰ علیہ السلام سچے رسول تھے اور تورات خدا کی سچی کتاب ہے۔ تمام رسول اللہ تعالیٰ کے فرستادہ ہوتے ہیں۔ ان کا کام تو سب کی تصدیق کرنا ہوتا ہے۔ تیسری بات آپ نے یہ فرمائی کہ میں تمہیں ایک بڑی رُوح پرور خوش خبری سُناتا ہوں' وہ یہ کہ میرے بعد ایک جلیل القدر' عظیم المرتبت رسول تشریف لے آئے گا اس کا اسم گرامی اور نامِ نامی 'احمدؐ' ہوگا (ﷺ)

جو تھے مقصود میں اول' ظہورِ ذات میں آخر　　وہ نورِ حق' بشر کی شکل میں باعز وشان آئے

اللہ تعالیٰ کے لطف وکرم کا یہ انداز بھی بڑا نرالا ہے کہ حضور ﷺ سے پہلے کبھی کسی شخص نے اپنے فرزند کا نام احمد نہیں رکھا' تاکہ اس بشارت کے مصداق کے بارے میں ذرا سا شائبہ بھی پیدا نہ ہو۔ لیکن جب اس اسم کو ذاتِ پاک مصطفوی سے نسبت ہوگئی تو یہ نام اس قدر مقبول ہوا کہ اب اس نام کے لوگوں کا شمار نہیں ہوسکتا۔

حضور سے پہلے کیونکہ بعثت محمدی کا چرچا عام تھا۔ یہ بات مشہور ہوچکی تھی کہ ایک نبی آنے والا ہے جس کا نام محمد ہوگا چنانچہ بعض والدین نے اپنے بچوں کے نام محمد تجویز کئے کہ شاید یہ سعادت اُن کے حصہ میں آئے۔ حضور سے پہلے چھ ایسے آدمی ملتے ہیں جن کا نام محمد ہے' لیکن اُن میں سے کسی نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص حکمت سے اپنے پیارے بندے کے ان دوناموں کو ہر اشتباہ اور التباس سے بالاتر رکھا۔ بے شک اس بشارت کا مصداق صرف نبی کریم ﷺ کی ذات اطہر ہے۔ کیونکہ الفاظ **﴿یَاتی من بعدی﴾** میرے بعد آئے گا اور تاریخ اس پر شاہد ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے بعد حضور علیہ السلام کے سوا کسی نے بھی رسالت کا دعویٰ نہیں کیا۔ دوسری نشانی ذکر کی کہ

اُن کا نام احمد ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص لطف ہے کہ حضور ﷺ سے پہلے کسی نبی یا رسول کا احمد نامی ہونا تو کُجا کسی فرد بشر کا نام بھی احمد نہ تھا کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد صرف آپ نے ہی رسالت کا دعویٰ فرمایا اور صرف آپ کا اسم گرامی ہی احمد تھا۔ اس لئے اس بارے میں ذرا شک نہ رہا کہ اس بشارت کا مصداق حضور ﷺ کی ذاتِ گرامی ہے۔

دُعا سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام :

﴿رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۟﴾ (البقرۃ)

اے ہمارے رب ! بھیج ان میں ایک برگزیدہ رسُول انھیں میں سے تا کہ پڑھ کر سُنائے انھیں تیری آیتیں اور سکھائے انھیں یہ کتاب اور دانائی کی باتیں اور پاک کردے انھیں بے شک تو ہی بہت زبردست (اور) حکمت والا ہے۔

کعبہ معظّمہ اور مکہ مکرمہ وہ مقامات ہیں جنہیں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے بڑی محنت اور جانفشانی سے بنایا اور بسایا ہے' حضرت ابراہیم علیہ السلام و اسمٰعیل علیہ السلام جب خانہ کعبہ کی تعمیر سے فارغ ہوئے' تب انہوں نے بارگاہ الٰہی میں دُعا فرمائی کہ الٰہ العٰلمین یہ گھر تو ہم نے بنا دیا اب تو اس گھر کو آباد کرنے والا اور اپنے بندوں کو پاک کرنے والا ایک نبی اس شہر مکہ میں پیدا فرما جن کے طفیل دعائیں قبول ہوتی ہیں اور جن کے دم کی یہ ساری بہار ہے

اللہ تعالیٰ سے ایک ایسے جلیل القدر رسُول کی بعثت کے لئے التجا کی جا رہی ہے جس کا دامن رحمت اتنا کُشادہ اور خوانِ کرم اِتنا وسیع ہو کہ ہر خاص و عام اُس سے فائدہ اُٹھا سکے۔ اِس دُعا کا وُہی مصداق ہے جو ابراہیم اور اسمٰعیل علیہا السلام دونوں کی نسل سے ہو۔ اور جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے تو ہیں لیکن اسمٰعیل علیہ السلام کی نسل سے نہیں (مثلاً اولاد اسحاق علیہ السلام) وہ اس دُعا کا مصداق نہیں بن سکتے۔ اور لطف ایزدی مُلاحظہ ہو کہ ان دو حضرات کی نسل سے حضور نبی کریم محمد رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کوئی رسول مبعوث نہیں ہوا۔

بلکہ کسی کو جھوٹا دعویٰ نبوت کرنے کی توفیق بھی نہیں ہوئی تاکہ یہ حقیقت ہر شک وشُبہ سے بالا تر رہے کہ وہ ذاتِ مصطفٰی علیہ التحیۃ والثناء تھی جس کے لئے خلیل و ذبیح علیہما السلام دُعائیں کرتے رہے۔ حضور ﷺ نے خود بھی فرمایا کہ **انا دعوۃ ابی ابراھیم** میں اپنے باپ ابراہیم کی دُعا ہوں۔ مشکٰوۃ باب فضائل سید المرسلین میں ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں میں دُعا ابراہیم علیہ السلام اور بشارت عیسیٰ علیہ السلام ہوں اور اپنی والدہ کا وہ خواب ہوں جو اُنھوں نے میری پیدائش پاک کے وقت دیکھا کہ اُن کو ایک نور ظاہر ہوا جس سے شام کے محلات نظر آ گئے۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اپنی دُعا میں عرض کیا کہ اے میرے مولیٰ اس بنی کو اپنی ساری صفات کا مظہر بنا کر بھیج کہ اسے دیکھ کر تو یاد آ جایا کرے۔

خیال رہے کہ ابراہیم علیہ السلام کی اس دُعا کو رب تعالیٰ نے قرآن وتوریت وانجیل وغیرہ آسمانی کتب میں حضور ﷺ کی شان ظاہر کرنے کے لئے نقل فرمایا ہے کہ تا قیامت لوگوں کو پتہ لگے کہ حضور وہ شان والے رسول ہیں کہ حضرت خلیل اللہ اُن کے دُعاگوؤں میں ہیں۔ اس آیت شریفہ سے معلوم ہوا کہ پہلے پیغمبروں نے حضور ﷺ کی دُعائیں مانگیں اور تمنائیں فرمائیں:

گن گائیں جن کے انبیاء مانگیں رُسل جن کی دُعا   وہ دو جہاں کے مدعا صلِّ علیٰ یہ ہی تو ہیں

غرض کہ سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام تک ہر دور یا ہر زمانہ میں جب جب بھی انبیاء ورُسل اس دُنیا میں تشریف لائے، انہوں نے اپنی اپنی اُمتوں کو اس بات کی بشارت دی کہ حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفٰی ﷺ اس دُنیا میں تشریف لانے والے ہیں جن کا نام نامی 'احمد' ہوگا اور اس کے علاوہ سابقہ آسمانی کتب میں بھی پروردگارِ عالم نے اس نام اقدس کا ذکر فرما کر ہر دور میں اس کا چرچا فرما دیا ہے اسی لئے قرآن کریم کے علاوہ دیگر آسمانی کتب میں بھی حضور نبی کریم ﷺ کے اس مبارک ومقدس نام کا ذکر ہمیں ملتا ہے۔

اسمِ احمد کا نقشہ نماز میں :

تاجدارِ اہلسنت حضور شیخ الاسلام سلطان المشائخ علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی مدظلہ العالی فرماتے ہیں کہ: میرے خدا کو منظور یہ ہے کہ اے محبوب ! تمہاری اداؤں کو میں اپنا فرض قرار دوں گا تاکہ سنت تیری ہو اور فرض میرا ہو' تاکہ یہ دُنیا تیری یاد کو مٹا نہ سکے۔ نماز میں جب تم کھڑے ہوتے ہو تو 'احمد' کی الف نظر آتے ہو' اور جب تم رکوع میں جاتے ہو تو 'احمد' کی حاء بن جاتے ہو اور جب تم سجدے میں جاتے ہو تو 'احمد' کی میم دِکھائی پڑتے ہو' اور جب تم بیٹھ جاتے ہو تو 'احمد' کی دال نظر آتے ہو۔ خدا کو منظور یہ ہے کہ عبادت تو اُس کی ہو' تصویر 'احمد' کی ہو۔ تصویر احمد مجتبٰی کی ہو۔ (خطبات حیدر آباد)

حضور ﷺ کے ناموں کی حفاظت

'محمد' اور 'احمد' دونوں ناموں میں جہاں عجیب خصائص اور بدیع آیات ہیں وہاں ایک نرالی بات یہ بھی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جملہ انسانوں کو اپنے بچوں کا نام محمد اور احمد رکھنے سے روکے رکھا۔ گذشتہ کتب سماویہ میں جو آپ کا اسم گرامی 'احمد' (ﷺ) مذکور ہے اور انبیائے کرام علیہم السلام نے اس نام کے ساتھ آپ کی آمد کا مژدہ سنایا ہے تو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اس نام کے رکھنے سے روکے رکھا کہ کوئی اس نام کے ساتھ موسوم ہو' چنانچہ آپ سے پہلے کوئی اس نام کے ساتھ موسوم نہیں ہوا تاکہ کسی ضعیف عقیدے والے کے دل میں کسی قسم کا شک شبہ واقع نہ ہونے پائے (اس صورت میں گمان ہوسکتا تھا کہ شاید اسی شخص کی بشارت سُنائی گئی تھی)۔

اسی طرح آپ کے اسمِ گرامی 'محمد' (ﷺ) کے ساتھ بھی آپ سے پہلے عرب وعجم میں کوئی شخص موسوم نہیں ہوا۔ ہاں آپ کی ولادت باسعادت سے کچھ عرصہ پہلے جب لوگوں میں یہ عام شہرت تھی کہ نبی آخر الزمان پیدا ہونے والے ہیں اور اُن کا نام پاک 'محمد' ہوگا تو

عرب کے چندلوگوں نے اپنے بیٹوں کا یہ نام رکھ دیا کہ شاید ہمارالختِ جگر ہی اس عالی منصب سے مشرف ہو جائے لیکن اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے کہ وہ اپنی رسالت کو کہاں رکھے۔

سرور کون ومکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے پہلے جن لوگوں کو اس نام سے موسوم کیا گیا وہ یہ ہیں: (۱) محمد بن اُحیمہ بن الحلاح الاوسی (۲) محمد بن مسلمہ انصاری (۳) محمد بن برالبکری (۴) محمد بن سفیان بن مجاشع (۵) محمد بن حمران الجعفی (۶) محمد بن العزاعی ...... ایسے حضرات صرف چھ ہوئے ہیں ساتواں کوئی نہیں ہے۔

جب یہ لوگ اس نام کے ساتھ موسوم ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے اس امر کی یوں حفاظت فرمائی کہ اُن میں سے کوئی شخص نبوت کا مدعی نہیں ہوا اور نہ اس کے نبی ہونے کا کسی دوسرے نے دعویٰ کیا اور نہ ان لوگوں سے کوئی ایسا عجیب فعل سرزد ہوا جو دوسروں کو شکوک وشبہات میں مبتلا کر دے۔ (شفا شریف)

یہ محض اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کا ظہور ہے کہ آپ کے نام کو آپ کی ذات ہی کے لئے مخصوص ومحفوظ رکھا اور کسی کو آپ کا ہمنام نہ بننے دیا کہ حضور کی ولادت سے پہلے کسی شخص کا نام بھی 'محمد' اور 'احمد' تھا کیونکہ خدا تعالیٰ ان ناموں کی حفاظت کرنا چاہتا تھا جیسا کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے متعلق قرآن مجید میں وارد ہے ﴿لَمۡ نَجۡعَلۡ لَّهٗ مِنۡ قَبۡلُ سَمِيًّا﴾ یعنی ہم نے ان سے قبل ان کا کوئی ہمنام نہیں بنایا (مریم/۷) اور اس میں حکمت ومصلحت یہ تھی کہ کتب سابقہ میں آپ کے نامِ اقدس کا ذکر تھا اور انبیاء کرام علیہم السلام نے آپ کی بشارات دی تھیں۔ اگر کوئی دوسرا شخص نامِ اقدس میں آپ کیساتھ شریک ہوتا تو بھی دعویٰ نبوت کر سکتا تھا اور اس طرح شکوک وشبہات پیدا ہو سکتے تھے (لہذا اس بنیاد ہی کو ختم کر دیا گیا اور کسی کو یہ نامِ اقدس رکھنے کی توفیق ہی عطا نہ ہوئی) ہاں جب حضور اکرم ﷺ کی بعثت کا زمانہ قریب آ گیا اور اہلِ کتاب نے لوگوں کو بتا دیا کہ حضور ﷺ کا ظہور قریب آ گیا ہے تو کچھ لوگوں نے اپنے بچوں کا نام اس امید پر 'محمد' رکھنا شروع کر دیا کہ شاید وہ 'محمد' ﷺ ہی ہو لیکن اُن میں سے کسی نے بھی دعویٰ نبوت ورسالت نہیں کیا لہذا التباس واشتباہ والا مفسدہ لازم نہیں آیا۔ (الوفا۔ الانوار المحمدیہ من المواہب اللدنیہ)

حضرت قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نام 'محمد' (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وبارک وسلم) مخصوص حضور کا اسمِ عالی ہے اور عرب میں کوئی حضور نبی مکرم ﷺ سے قبل اس نام کے ساتھ مشہور نہیں ہوا اور نہ عجم میں کسی کا یہ نام حضور ﷺ کی جلوہ گری سے اول رکھا گیا حتیٰ کہ حضور ﷺ کی ولادت سے قبل ہی یہ نام مشہور ہو چکا تھا کہ **ان نبینا یبعث اسمہ' محمد** یعنی ہمارے نبی مبعوث ہوں گے اور اُن کا نامِ پاک محمد (ﷺ) ہوگا۔ (الشفاء)

مدارج النبوت میں حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ اہلِ علم بیان کرتے ہیں کہ یہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وبارک وسلم کی نبوت کی نشانیوں میں سے ہے کہ آپ سے پہلے کسی کا نام 'محمد' نہ رکھا گیا اس کی وجہ یہ ہے کہ حق تبارک وتعالیٰ نے اس نام معظم 'محمد' (ﷺ) کی حفاظت وصیانت اپنے ذمہ لے لی تھی تاکہ اس نام مبارک میں کسی کے ساتھ اشتراک واشتباہ نہ رہے۔ (مدارج النبوۃ)

حضور ﷺ کے خصوصی نام

حضور نبی مکرم ﷺ کے ویسے تو بیشمار اسماء گرامی ہیں جو حضور کی مختلف شانوں اور صفات کی ترجمانی کرتے ہیں لیکن پانچ نام ایسے ہیں جن کو سرکار دوعالم ﷺ نے خصوصی طور پر ذکر کیا ہے **قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم ان لی اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحوا اللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب الذی لیس بعدی نبی** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے کئی نام ہیں۔ میں محمد ہوں' میں احمد ہوں' میں الماحی ہوں یعنی اللہ تعالیٰ میرے ذریعہ سے کفر کو مٹا دے گا' میں الحاشر ہوں' لوگ حشر کے دن میرے قدموں پر جمع ہوں گے' میں العاقب ہوں یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ (مشکوۃ المصابیح)

☆ محمد کے معنٰی ہیں ہر طرق ہر وقت ہر جگہ ہر ایک کا حمد کیا ہوا یا اُن کی ہر ادا کی ہر وصف کی، ذات کی حمد کی ہوئی۔ مخلوق بھی اُن کی حمد کرے، خالق بھی اُن کی حمد فرمائے۔ جتنی سوانح عمریاں ہر زبان میں ہر وقت حضور نبی کریم ﷺ کی ہو رہی ہیں اتنی کسی کی نہیں ہوئیں۔ کیوں نہ ہو کہ قیامت کا دن اس نعت خوانی ہی میں تو صرف ہونا ہے۔ حساب کتاب تو چار گھنٹہ میں ختم ہو جائے گا اور دن ہے پچاس ہزار سال کا، وہ نعت خوانی میں خرچ ہو گا۔

فقط اتنا سبب ہے انعقادِ بزمِ محشر کا　　کہ اُن کی شانِ محبوبی دِکھائی جانے والی ہے

حضور نبی مکرم رحمۃ للعالمین ﷺ کے نام سے قبر میں کامیابی اور محشر میں نجات ہے حضور ﷺ کا نام وہ کیمیا ہے جس سے انسان کی کایا پلٹ جاتی ہے۔

☆ احمد اسم تفضیلی ہے۔ اپنے رب کی بہت حمد فرمانے والے، یا بہت ہی حمد کئے ہوئے۔ حضور ﷺ جامع ہیں حامدیت اور محمودیت میں، جیسے آپ مرید بھی اللہ کے اور مراد بھی۔ یوں ہی آپ طالب بھی ہیں، مطلوب بھی۔ یوں ہی آپ احمد بھی محمود بھی حبیب بھی ہیں، محبوب بھی۔ (مرقات)

☆ حضور ﷺ سورج ہیں، دوسرے انبیاء چاند تارے شمع تھے، اور کفر تاریکی ہے۔ اگرچہ تاریکی کو چراغ چاند ستارے بھی دور کرتے ہیں مگر وہ رات کو دن نہیں بناتے۔ سورج رات کو دن بنا دیتا ہے نیز چراغ وغیرہ ایک محدود جگہ میں روشنی کرتے ہیں سورج ساری زمین کو منور کر دیتا ہے اس لئے صرف حضور ﷺ کا نام **ماحی** ہوا، نیز حضور ﷺ سے پہلے دُنیا میں اندھیرا ہی تھا جو حضور ﷺ نے دور کیا، نیز حضور ﷺ ہم گناہگاروں کے گناہوں کو، مجوبوں کے حجاب کو دور کرتے ہیں۔

☆ سب سے پہلے قبر انور سے حضور نبی کریم ﷺ اُٹھیں گے پھر دوسرے لوگ۔ سب سے پہلے حضور ﷺ میدان محشر میں پہنچیں گے پھر حضور ﷺ کے پیچھے ساری مخلوق۔ نیز سارے لوگ آخرکار شفاعت کی بھیک مانگنے حضور ﷺ ہی کے پاس پہنچیں گے حضور ﷺ ہی کے اردگرد جمع ہو جائیں گے حضور ﷺ ہی کو گھیر لیں گے حضور ﷺ کے پاس آ کر پھر

بارگاہ الٰہی میں حاضر ہوں گے اس لئے حضور ﷺ حاشر ہیں۔ (ﷺ)

☆ عاقب بنا ہے عقب سے بمعنی پیچھے۔ حضور ﷺ سارے نبیوں سے پیچھے دُنیا میں آئے۔ نیز حضور ﷺ اپنے پیچھے بہت خیر چھوڑ گئے لہذا حضور ﷺ عاقب ہیں۔ سب کی عاقبت حضور ﷺ کے دَم سے ہی ہے۔ خیال رہے کہ حضور ﷺ عاقب یعنی پچھلے نبی ہیں لہذا نہ تو آپ کے زمانہ میں کوئی نبی تھا اور نہ آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی پیدا ہوگا۔ (مراءۃ المناجیح)

بانی دارالعلوم دیوبند قاسم نانوتوی نے حضور خاتم النبیین ﷺ کے بعد بھی دوسرے نبی کا امکان ظاہر کیا ہے۔ عقیدہ ختم نبوت کا انکار کرتے ہوئے جھوٹی نبوت کا دروازہ کھولا اور مرزا غلام احمد قادیانی کو داخل کردیا۔ قاسم نانوتوی کے نزدیک خاتم النبیین کے معنٰی آخری نبی مراد لینا عوام کا خیال ہے۔ (تحذیرالناس)

میں تو محمد (ﷺ) ہوں

محمد کے معنٰی ہیں وہ ذات جس کی کثرت کے ساتھ تعریف ہو' چنانچہ ایک مرتبہ کفار مکہ کو اس کا خیال آ ہی گیا کہ ہم کہتے تو انھیں 'محمد' ہیں (یعنی بے حد و بے حساب تعریف والا) اور کرتے اُن کی بُرائی ہیں۔ اُن کے نقص وعیب بیان کر کے ہم خود اپنے منہ جھوٹے بنتے ہیں۔ جب یہ خیال آیا تو ان بدبختوں نے آپ کا نام 'مذمم' رکھ دیا (یعنی بہت ہی بُرے) اور اسی نام سے پکارنے لگے۔ (معاذاللہ)

صحابہ کرام کو اس بات سے سخت تکلیف ہوئی اور وہ سب مل کر بارگاہِ رسالت ﷺ میں حاضر ہوئے اور یہ بات سُنائی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے یہ سُن کر تبسم فرمایا اور فرمایا:
الا تحجبون كيف يصرف الله على شتم قريش ولعنهم يثتمون مذمما ويلعفون مذمما وانا محمد صلى الله عليه وسلم (بخاری) کیا تم ملاحظہ نہیں کر رہے کہ اللہ تعالیٰ نے قریش کا سب وشتم (گالیاں وبکواس) اور لعنت مجھ سے کس طرح پھیر دیا ہے وہ کسی مذمم کو گالی دیتے ہیں اور لعنت کر رہے ہیں' میں تو 'محمد' ہو۔ (ﷺ)

یعنی میری مذمت کرنا سراپا بے وقوفی ہے مجھے تو اللہ تعالیٰ نے محمد بنایا ہے۔

امام اہلسنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خاں قدس سرہ‘ فرماتے ہیں:

تو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے
جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا

اس حدیث کی شرح میں حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی اشرفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ پہلے کفارِ مکہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وبارک وسلم کا نامِ شریف لے کر آپ کی شانِ اقدس میں گستاخی کرتے تھے۔ ابولہب کی بیوی (جس کی مذمت قرآنِ کریم کے سورۂ لہب میں وارد ہے) عوراء بنت حرب نے کہا کہ تم لوگ ’محمد‘ کہنا بھی چھوڑ دو کہ اس نام میں اُن کی تعظیم ہے‘ انہیں مذمم کہا کرو یعنی ’بہت ہی بُرے‘ تو اب وہ لوگ مذمم کہہ کر گالیاں دینے لگے۔ اس پر حضور ﷺ نے یہ فرمایا کہ وہ تو مذمم کو بُرا کہتے ہیں کہ ہوگا کوئی مذمم۔ لیکن ہم تو ’محمد‘ ہیں۔ غرض کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے نام کو بھی گستاخی سے بچالیا جو حضور ﷺ کو ’محمد‘ کہہ کر گستاخی کرے‘ وہ اپنے منہ سے خود جھوٹا ہے۔ (مراۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح)

لیکن حضور تو ’محمد‘ ہیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وبارک وسلم) جن کی ذات تو وہ پاک ومبرّا اور بابرکت ذات ہے کہ جس ذات میں کسی طرح کے نقص وعیب کا گمان تک نہیں کیا جاسکتا۔

حضرت سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا خوب فرمایا ہے:

وَاَجۡمَلَ مِنۡكَ لَمۡ تَرَ قَطُّ عَيۡنِىۡ	آپ سے بڑھ کر کوئی حُسن وجمال والا میری آنکھ نے کبھی نہیں دیکھا
وَاَكۡمَلَ مِنۡكَ لَمۡ تَلِدِ النِّسَآءِ	آپ سے بڑا صاحبِ کمال تمام جہاں کی عورتوں کی آغوش میں کبھی کوئی نہیں پیدا ہوا
خُلِقۡتَ مُبَـرّءً مِّـنۡ كُلِّ عَيۡبٍ	خالقِ حُسن وجمال نے آپ کو ہر عیب سے بَری اور پاک پیدا فرمایا ہے
كَاَنَّكَ قَدۡ خُلِقۡتَ كَمَا تَشَآءُ	گویا آپ جس طرح چاہتے تھے خلّاقِ عالم نے آپ کی تخلیق فرمائی۔

دُنیا، برزخ اور آخرت میں حضور ﷺ کی حمد ہی حمد ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿عَسَىٰٓ اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل/۷۹)

یقیناً فائز فرمائے گا آپ کو آپ کا رب مقامِ محمود پر۔

عنقریب آپ کا رب تعالیٰ آپ کو محبوبیت اور محمودیت کے اعلیٰ مقام پر مبعوث اور قائم فرمائے گا۔ دنیا میں بھی، آخرت میں بھی، قبر میں بھی، حشر میں بھی۔ دُنیا میں اس طرح کہ ابھی تو یہ کفارِ مکہ بعض خبیث نفسوں کے اُکسانے بھڑکانے ورغلانے کی وجہ سے آپ کے دشمن اور گستاخ بنے ہوئے ہیں مگر بہت جلدی ایسا ہونے والا ہے کہ قلوب عالمین اور ارواح کائنات میں آپ کی مدحت سرائی ہوگی دُنیا کے ہر شجر وحجر سے آپ کی شان ورفعت کے نغمے بلند ہوں گے آپ کی محمودیت کا وہ اونچا مقام ہوگا کہ روح کی گہرائیوں عشق کی پنہائیوں سے تا قیامت آپ کی نعت خوانی ہوتی رہے گی۔ عرش وفرش کے اہل ایمان آپ کی محبت میں وارفتہ وسرشار ہوں گے، یہی نہیں بلکہ جس شجر وحجر، شہر وبیاباں، مُلک وملکوت کو آپ سے نسبت ہو جائے گی قیامت تک اس کے بھی قصیدے پڑھے جائیں گے۔ اہل دُنیا اپنی حکومت وامارت وزارت وبادشاہت کے بل بوتے پر اجسام واملاک پر تو قبضہ جما سکتے ہیں لیکن قلبی محمود محبوب نہیں بن سکتے۔ چنگیز وہلاکو جیسے لوگ ہلاکت کے شہسوار تو بن سکتے ہیں لیکن قلبی محبت وعشق کا مرکز نہیں بن سکتے، یہ مقام محمود تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کی عطا ہے قبر میں دیدار کی جلوہ ریزی امتحان انسانیت کی کامیابی کے لئے کسی کی ابروئے چشم کی منتظری ہوتی ہے اور میدان محشر میں تو مقام محمود کی شان ہی نرالی ہوگی کہ جب تڑپتی پھڑکتی انسانیت دیکھے گی مانے گی کہ:

مسیح و صفی خلیل و نجی سب سے کہی، کہیں نہ بنی   یہ بے خبری کہ خلق پھری کہاں سے کہاں تمہارے لئے

یقیناً فائز فرمائے گا آپ کو آپ کا رب مقامِ محمود پر۔۔ جس کی جلالت شان کو دیکھ کر دنیا بھر کی زبانیں تیری ثنا گستری اور حمد وستائش میں مصروف ہو جائیں گی۔ **فیومئذ یبعثه الله مقاما محمودا یحمده اهل الجمع کلهم** (بخاری شریف) اس دن مجھے اللہ اس مقام

پر کھڑا فرمائے گا تمام اہل قیامت میری حمد کریں گے۔ شیخ عبداللہ شامی نے کیا خوب کہا: **فهو سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم المحمود فى الدنيا والمحمود فى الاخرة من اهل السموات واهل الارض** (الصلاة على النبى) سیدنا محمد ﷺ کی دُنیا وآخرت میں تمام اہل سماء اور اہل زمین مدح کر رہے ہیں اور کریں گے۔ مقام محمود کی وضاحت فرماتے ہوئے خود نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا **هو المقام الذى اشفع فيه لامتى** یہ وہ مقام ہے جہاں میں اپنی امت کی شفاعت کروں گا۔ امام مسلم نے حضرت ابن عمر سے نقل کیا ہے کہ ایک روز غمگسار عاصیاں اور چارہ ساز بیکساں ﷺ نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے اس قول کو پڑھا **﴿رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضۡلَلۡنَ كَثِيۡرًا مِّنَ النَّاسِ‌ۚ فَمَنۡ تَبِعَنِىۡ فَاِنَّهٗ مِنِّىۡ‌ۚ وَمَنۡ عَصَانِىۡ فَاِنَّكَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ﴾** (ابراہیم/۳۶) (اے رب ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے جنھوں نے میری پیروی کی وہ میرے گروہ سے ہوں گے اور جنھوں نے میری نافرمانی کی تو تُو غفور رحیم ہے۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اس جُملہ کو دُہرایا **﴿اِنۡ تُعَذِّبۡهُمۡ فَاِنَّهُمۡ عِبَادُكَ‌ۚ وَاِنۡ تَغۡفِرۡ لَهُمۡ فَاِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ﴾** (الانعام/ ۱۱۸) (اگر تو اُن کو عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر انھیں بخش دے تو تُو ہی عزیز وحکیم ہے) پھر حضور ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھ اٹھائے اور عرض کی **امتى امتى ثم بكى** اے میرے رب میری امت کو بخش دے۔ میری امت کو بخش دے۔ پھر حضور ﷺ زاروقطار رونے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا' **يا جبرئيل اذهب الى محمد فقل له انا سنرضيك فى امتك ولانسؤك** ۔ اے جبرئیل میرے محبوب کے پاس جاؤ اور جا کر میرا پیغام دو۔ اے حبیب ہم تجھے تیری اُمت کے بارے میں راضی کریں گے۔ اور آپ کو تکلیف نہیں پہنچائیں گے۔

﴿وَلَسَوۡفَ يُعۡطِيۡكَ رَبُّكَ فَتَرۡضٰى﴾ اور عنقریب آپ کا رب آپ کو اتنا عطا فرمائے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جب تک ایک امتی بھی دوزخ میں رہے راضی نہ ہوں گا۔

آیت کریمہ صاف دلالت کر رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ وہی کرے گا جس میں رسول راضی ہوں اور احادیث شفاعت سے بھی ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی رضا اسی میں ہے کہ سب گنہگاران اُمت بخش دیئے جائیں۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم　　خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

حضرت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں اپنی اُمت کے لئے شفاعت کرتا رہوں گا یہاں تک کہ میرا رب مجھ سے پوچھے گا کیا آپ راضی ہوگئے ہیں؟ میں عرض کروں گا۔ ہاں میرے پروردگار میں راضی ہوگیا۔

حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ہم اہل بیت یہ کہتے ہیں قرآن کریم میں سب سے زیادہ امید افزا آیت ﴿وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى﴾ ہے۔

حضور ﷺ کی تعریف وستائش

درحقیقت رب تعالیٰ کی تعریف وستائش ہے

اللہ تعالیٰ تمام تعریفوں کا مستحق ہے ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ (الفاتحہ/۱) تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو سب جہانوں کا پروردگار ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے اوصاف وصفات کا آئینہ دار اپنی مخلوق کو بنایا ہے اور اپنی صفات کی جھلک اپنی مخلوق میں پیدا کردی ہے۔ قوتِ حیات سے تمام کائنات میں زندگی کی شمع روشن کی، اپنی صفت کلام کا عکس ڈال کر بندوں کو نطق وگویائی کی دولت سے مالا مال کیا۔ لوگوں کو قوت اور رشہ زوری کی دولت دی۔ ماں کو اپنی صفت رحمت سے ماما کی محبت اور پیار عنایت کیا۔ الغرض اللہ تعالیٰ نے کائنات کو اس طرح وجود عطا فرمادیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا پرتو بن گئی ہے۔

اگر شاگرد کا کمال دیکھ کر اُس کی تعریف کی جائے تو یہ شاگرد کی نہیں بلکہ استاد کی تعریف ہوتی ہے۔ اولاد کی ظاہری ومعنوی صحت کی تحسین، خود والدین کی پرورش وستائش کے

قائم مقام خیال کی جاتی ہے ۔ کسی اچھی عمارت کی پذیرائی، اس کے صانع اور معمار و نقشہ ساز کی پذیرائی سمجھی جاتی ہے۔ اسی لئے کائنات کے جس حصے اور جس ذرّے کی بھی تعریف کی جائے، یہ تعریف اُس کے صانع و خالق یعنی اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے کیونکہ رب العزت نے اپنی تمام صفات کو کائنات میں منتشر کر دیا ہے اسی لئے ارشاد فرمایا :

﴿سَنُرِيهِمْ اٰيَاتِنَا فِى الْاٰفَاقِ وَفِىٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ﴾

(حٰم سجدہ/۵۳) ہم عنقریب ان کو اپنی (قدرت کی) نشانیاں اُن کے گرد و نواح (اطراف) میں بھی دکھا دیں گے اور خود اُن کی ذات میں بھی، یہاں تک کہ ظاہر ہو جائے گا کہ وہ حق ہے ۔

پھر جب کائنات اللہ تعالیٰ کے حسن کے جلوؤں سے منور ہو گئی تو اُس نے چاہا کہ کوئی وجود ان منتشر جلوؤں کا مرقع بنا دیا جائے جسے دیکھنے سے کائنات کے تمام حسن و جمال کا اندازہ کیا جا سکے ارشاد ہے: ﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِىٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ﴾ (التین/۴) ہم نے انسان کو بہت خوبصورت سانچے میں ڈھالا ہے ۔

اس طرح عالم انسانیت منصبِ شہود پر جلوہ گر ہو گیا۔ پھر جب عالم انسانیت کے تمام اپنے منتہائے کمال کو پہنچے تو منصب ولایت معرض وجود میں آ گیا اور عالم ولایت کے جملہ کمالات سمٹ کر درجہ نبوت میں جمع ہو گئے اور پھر جب اول تا آخر کائنات کی نبوت و رسالت کے جلوؤں اور رفعتوں کو مجتمع کیا تو وجود مصطفوی ﷺ کائنات میں ظہور پذیر ہو گیا۔ اس لئے اب یہ وجود پاک تمام کائنات کے جملہ محاسن و کمالات، ارض و سماء کے حسن و جمال کا مجموعہ اور خلاصہ ہے۔ اب جسے اللہ تعالیٰ کی تمام صناعی (کاریگری) اور خلاقی کو مجتمع دیکھنا ہو، وہ وجود مصطفوی ﷺ کو دیکھ لے۔ اس ایک وجود میں تمام کائنات اور جملہ مخلوق کی منتشر قوتیں اور قدرتیں نظر آ جائیں گے۔ حضور ﷺ کا وجود آئینہ صفات رب العزت بن گیا ہے لہٰذا اب اگر کوئی شخص اس وجود پاک کی تعریف کرتا ہے اس نفس کاملہ کے محاسن و کمالات بیان کرتا ہے اور حضور ﷺ کی مدح و ستائش میں رطب اللسان ہوتا ہے تو وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی کی تعریف کرتا ہے اسی لئے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس

دُعا کے اول و آخر میں درود شریف یعنی مجھ پر صلوٰۃ و سلام نہ پڑھا جائے وہ دُعا بارگاہ رب العزت تک رسائی حاصل نہیں کرتی ۔ لہٰذا اگر حضور ﷺ کی تعریف و توصیف کی جاتی ہے تو یہ ﴿**اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ**﴾ کی عین تفسیر ہے نہ کہ اس کے متضاد اور مخالف ۔

حضور ﷺ' رب تعالیٰ کی شان بھی ہیں' اس کی رحمت بھی ۔ اس وجہ سے ارشاد ہوا کہ اے میرے بندو اگر تم مجھے جاننا پہچاننا چاہتے ہو تو اس طرح پہچانو کہ اللہ تعالیٰ وہ قدرت والا' رحمت والا' کرم فرمانے والا ہے کہ اُس نے اپنے رسول' رسولوں کے سردار محمد مصطفیٰ ﷺ کو مبعوث فرمایا۔ معلوم ہوا کہ حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کی وہ مصنوع ہیں کہ دست قدرت کو بھی اُن پر ناز ہے ۔ بلاتشبیہ یوں سمجھو کہ ایک اعلیٰ درجہ کا آرکیٹیکٹ کہتا ہے کہ میں وہ ہوں جس نے فلاں عمارت بنائی ہے یا قابل استاد کہتا ہے کہ میں وہ ہوں جس نے فلاں شاگرد کو قابل بنایا ۔ اگر میری قابلیت علمی دیکھنا ہے تو میرے فلاں شاگرد کو دیکھو کہ میرے علم و ہنر کا نمونہ ہے ۔ دست قدرت بھی آج اس انوکھے اور نرالے بندہ خاص پر ناز فرماتا ہے کہ اگر میری قدرت' میرا علم' میری سخاوت' میرا کرم' میری مہربانی' میری شان رحیمیت' میری حاکمیت و بادشاہت' میری عزت و عظمت' میری شانِ بے نیازی' میرا اقتدار و انصاف' میری جلالت' میری رفعت و بلندی ......غرضکہ میری تمام صفات کا نظارہ کرنا ہے تو میرے محبوب ﷺ کو دیکھ لو ۔ یا یوں سمجھو کہ آفتاب کو کوئی آنکھ نہیں دیکھ سکتی' لیکن اگر رنگین شیشہ میں سورج کا عکس لیا جائے اور اس شیشہ میں نظر کی جائے تو جمالِ آفتاب نظر آتا ہے ۔ یہ ذات پاک بھی قدرت الٰہی دیکھنے کا گہرے رنگ والا شیشہ ہے ۔ اس کو دیکھا' تو رب تعالیٰ کی صفات کو دیکھا ۔ اگر کوئی رب تعالیٰ کی ذات و صفات کو زمین و آسمان کے ذریعہ جانے وہ مُوَحِدُ ہے مگر مومن نہیں ۔ اگر رب تعالیٰ کو پہچاننا ہو تو یوں پہچانو کہ رب وہ ہے جس نے محمد رسول اللہ ﷺ کو رسول بنا کر بھیجا ۔ لہٰذا حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کے مظہر ہیں اور معرفت الٰہی کا بڑا ذریعہ ہیں ۔ حضور ﷺ' اللہ تعالیٰ کا نور ہیں کسی کے بجھائے بجھ نہیں سکتا ۔

یہ نُورِ نبی نُورِ خدا ہے واللہ   جو دیکھتا ہے کہتا ہے واللہ واللہ

دنیا کی ہر چیز قدرت الٰہی کی نشانی ہے **ففی کل شئی له اية تدل على انه واحد** یعنی ہر چیز خدا کی وحدانیت کا پتہ دے رہی ہے مگر دُنیا کی ہر چیز خدا کی ایک صفت کی نشانی ہے۔ سورج، خدا کے نور کا پتہ دیتا ہے۔ پانی و ہوا، خدائے پاک کی سخاوت کا خطبہ پڑھ رہے ہیں مگر حضور رحمۃ للعالمین ﷺ، رب تعالیٰ کی ذات اور ساری صفات کے مظہر اعلیٰ ہیں۔ اگر رب کا علم دیکھنا ہے تو علم مصطفٰے دیکھو۔ اگر رب کی سخاوت دیکھنا ہو تو سخاوت محبوب کا مطالعہ کرو۔

مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں   دو جہاں کی نعمتیں ہیں اُن کے خالی ہاتھ میں

اگر قدرت الٰہی کا نظارہ کرنا ہے تو محبوب کبریاء کی قدرت کو دیکھو کہ اشارے سے ڈوبا ہوا سورج واپس کر لیا، چاند کے دو ٹکڑے کر ڈالا، کنکریوں سے کلمہ پڑھوایا، درختوں کو اشارے سے بلایا، ہاتھ کی انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری فرمایا۔ اگر نور الٰہی دیکھنا ہو تو جمال مصطفٰی دیکھو۔

صفحات: ۱۸۸   قیمت /۶۰ روپے   مَلکُ التحریر علامہ محمد یحیٰی انصاری اشرفی کی تصنیف

مظہر ذات ذُوالجلال: حضور نبی کریم ﷺ کی ذات مبارکہ مظہر ذات ذُوالجلال ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے حبیب ﷺ کا ذکر اپنے ساتھ فرمایا ہے اسی طرح شرعی احکامات اور انعامات کے عطا فرمانے میں اپنے ساتھ اپنے حبیب ﷺ کو بھی شامل فرمایا ہے حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کی وہ مصنوع ہیں کہ دست قدرت کو بھی اُن پر ناز ہے کہ اگر میرا علم، میری سخاوت، میرا کرم، میری مہربانی، میری شان رحیمیت، میری حاکمیت و بادشاہت، میری عزت وعظمت، میری شانِ بے نیازی، میرا اقتدار و انصاف، میری جلالت، میری رفعت و بلندی ...... غرضکہ میری تمام صفات کا نظارہ کرنا ہے تو میرے محبوب ﷺ کو دیکھ لو۔ اگر قدرت الٰہی کا نظارہ کرنا ہے تو محبوب کبریاء کی قدرت کو دیکھو...... اگر نور الٰہی دیکھنا ہو تو جمال مصطفٰی دیکھو۔ ذات اور صفات کے اتصال سے محبوبیت کا اظہار ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اُس کے رسول کا ذکر کرنا شرک نہیں بلکہ یہ تو اہل ایمان کی نشانی ہے۔

مکتبہ انوار المصطفٰی 23-2-75/6 مغلپورہ۔ حیدر آباد (9848576230)

حضور ﷺ کے ناموں وسعت وعمومیت

حضور نبی کریم ﷺ کے ذاتی نام 'محمد' اور 'احمد' ہیں اور ان دونوں کا مفہوم ہے وہ ذات جس کی بار بار اور کثرت سے تعریف کی جائے۔ یہاں یہ حقیقت پیش نظر رہے کہ تعریف ہمیشہ خوبی اور کمال کی ہی کی جاتی ہے نقص اور عیب پر مذمت۔ اس اعتبار سے حضور ﷺ کے ان دونوں اسماء کے لغوی مفہوم میں حضور ﷺ کا ہر انسانی لغزش وخطا اور ہر بشری نقص وعیب سے پاک ہونا اور اس کے ساتھ ہر صفت کاملہ کا فطری طور پر موجود ہونا ثابت ہو رہا ہے لہذا ہر دو اسمائے گرامی میں حضور انور ﷺ کی سیرت وکردار، حضور ﷺ کے خلق عظیم کا ہر پہلو اور ہر گوشہ پوری شان کے ساتھ نمایاں ہے۔ یہ اسمائے مبارکہ ثابت کرتے ہیں کہ حضور نبی مکرم ﷺ کی ذات فطری اور جبلی طور پر ہر ظاہری اور باطنی نقص وعیب سے مبرا ومنزہ ہے۔ شاعر بارگاہِ رسالت حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ان دو نعتیہ اشعار کا بھی یہی مفہوم ہے :

وَاَجۡمَلَ مِنۡكَ لَمۡ تَرَ قَطُّ عَيۡنِىۡ	آپ سے بڑھ کر کوئی حُسن وجمال والا میری آنکھ نے کبھی نہیں دیکھا
وَاَكۡمَلَ مِنۡكَ لَمۡ تَلِدِ النِّسَآءِ	آپ سے بڑا صاحبِ کمال تمام جہاں کی عورتوں کی آغوش میں کبھی کوئی نہیں پیدا ہوا
خُلِقۡتَ مُبَرَّءً مِّنۡ كُلِّ عَيۡبٍ	خالقِ حُسن وجمال نے آپ کو ہر عیب سے بَری اور پاک پیدا فرمایا ہے
كَاَنَّكَ قَدۡ خُلِقۡتَ كَمَا تَشَآءُ	گویا آپ جس طرح چاہتے تھے خلّاق عالم نے آپ کی تخلیق فرمائی۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ان اشعار میں حضور ﷺ کے اسم گرامی محمد واحمد کے

ظاہری اور باطنی مفہوم کی طرف جس عمدگی سے اشارہ کیا گیا ہے وہ محتاج تفصیل نہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ جس طرح حضور ﷺ کی ذات منفرد حیثیت کی حامل ہے اسی طرح حضور ﷺ کا اسم گرامی بھی تمام ناموں سے منفرد اور نرالہ ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو کہ ربِ کائنات نے اپنے محبوب کے لئے یہ نام تجویز کیا ہے۔ انجیل برناباس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ قول بیان ہوا ہے کہ تخلیق کائنات کے وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کا نام اپنے نام کے ساتھ ملا کر عرش بریں پر تحریر فرمایا تھا کیونکہ حضور ﷺ جیسا جامع کمالات انسان نہ پہلے پیدا ہوا اور نہ قیامت تک پیدا ہوگا۔

اسم محمد (ﷺ) سے دلیلِ توحید

اسلام کے رکن اول شہادت توحید و رسالت کے دو حصے ہیں۔ پہلا عقیدۂ توحید یعنی **لاالہ الا اللہ** پر مشتمل ہے اور دوسرا حصہ شہادت رسالت یعنی **محمدا عبدہ ورسولہ** سے عبارت ہے۔ ان دونوں حصوں کو بظاہر الگ الگ خیال کیا جاتا ہے مگر واقعہ یہ ہے کہ شہادتِ توحید ایک دعویٰ ہے اور شہادتِ رسالت محمدی اس دعوے کا ثبوت اور اس کی دلیل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے واحد و یکتا ہونے کا یقینی اور حتمی علم صرف حضور نبی کریم ﷺ کی ذات سے اور آپ کی شہادت سے کائنات کو حاصل ہوا ہے۔

حضور شیخ الاسلام رئیس المحققین سلطان المشائخ علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی فرماتے ہیں:

اسلام کا دعویٰ ہے **لا الہ الا اللہ** اور اس دعوے کی دلیل ہیں **محمد رسول اللہ**۔ توحید دعویٰ ہے رسالت دلیل ہے ﴿**يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا**﴾ (النساء)

اے لوگو! بے شک تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے واضح دلیل آئی اور ہم نے تمہاری طرف روشن نور (محمد رسول اللہ ﷺ) کو نازل کیا۔

دعوے کو سمجھانے کے لئے دلیل کو سمجھانے کی ضرورت ہوتی ہے۔

لاالہ الا اللہ دعوت ہے **محمد رسول اللہ** داعی ہیں۔ **لاالہ الا اللہ** ہدایت ہے **محمد رسول اللہ** ہادی ہیں **لاالہ الا اللہ** ذکر ہے **محمد رسول اللہ** ذاکر ہیں۔ **لاالہ الا اللہ** ارشاد ہے **محمد رسول اللہ** مُرشِد ہیں۔ **لاالہ الا اللہ** کلام ہے **محمد رسول اللہ** متکلم ہیں۔۔۔ جو داعی کو نہ مانے گا وہ دعوت کو کیا مانے گا۔ جو ہادی کو نہ مانے گا وہ ہدایت کو کیا مانے گا۔ جو قائل کو نہ مانے گا وہ قول کو کیا مانے گا۔ جو ذاکر کو نہ مانے گا وہ ذکر کو کیسے مانے گا۔

لااله الا الله یہ رسول کا ذکر ہے اور **محمد رسول الله** یہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔ **لااله الا الله** یہ رسول کا کلام ہے اور **محمد رسول الله** یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ قرآن نے بھی کہا ہے : اے محبوب ﴿**قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ**﴾ اے محبوب تم کہو کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے، تم کہو کہ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے، تم کہو کہ نہ وہ کسی کی اولاد، نہ اُس کی کوئی اولاد ہے وہ ﴿**لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ**﴾ ہے۔ تم کہو، یعنی یہ تمہاری بات بنے۔ مرضی الٰہی یہ ہے کہ اے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کلام تو ہمارا ہو اور زبان تمہاری :

قل کہہ کے اپنی بات بھی منہ سے ترے سُنی　　اتنی ہے گفتگو ترے اللہ کو پسند!

ہماری صفات تو تم دُنیا کو بتاؤ۔ اور فرمادو ﴿**اَللّٰهُ اَحَدٌ ۚ**﴾ اور تمہاری صفات ہم ارشاد فرماتے ہیں ﴿**مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ**﴾

لااله الا الله تم کہو **محمد رسول الله** میں کہوں۔ جو **لااله الا الله** کہے گا وہ سُنت مصطفےٰ ادا کرے گا اور جو **محمد رسول الله** کہے گا وہ سُنتِ کبریا ادا کرے گا۔ جب تک سنت مصطفےٰ نہ پاؤ گے تمھیں آگے بڑھنے کی اجازت نہ ملے گی۔ اگر کوئی انسان آپ کی غلامی کے بغیر ہماری صفات کو جانے مانے، ہرگز عارف یا موحد نہیں۔ جب تک کہ آپ کی بتائی ہوئی توحید آپ کے دامن پاک سے لپٹ کر نہ مانے۔ رسالت کی دستگیری کے بغیر صحیح توحید حاصل نہیں ہوتی اللہ تعالیٰ کے بعد زمین و آسمان میں سب سے زیادہ تعریف وتوصیف حضور نبی مکرم ﷺ کے

حصے میں آئی ہے اسی لئے حضور ﷺ کا نام ' محمدؐ ' رکھا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کلمہ طیبہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی محمدیت کو اللہ رب العزت نے اپنی وحدانیت کی واحد دلیل ٹھہرایا اور ارشاد فرمایا کہ میں واحد و یکتا ہوں اس لئے کہ میرا محبوب اپنے حسن و جمال اور سیرت و کردار میں یکتا ہے اور فرمایا جن لوگوں کو میری وحدانیت کی شہادت درکار ہو وہ میرے محبوب کو دیکھ لیں جہاں جہاں خُدا کی خُدائی ہے ہر جگہ محمد مصطفیٰ ﷺ کی مصطفائی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عرشِ مجید کی چوٹی پر' حورانِ بہشت کی پُتلیوں پر' انبیاء و مرسلین' اور ملائکہ و مؤمنین کے دلوں اور زبانوں پر' جنت کے درختوں' پتوں' پھولوں' پھلوں پر' ہر جگہ **لاالــه الا الــلــه** کے ساتھ **محمد رسول الله** بھی تحریر ہے۔

سلطانِ جہاں محبوب خُدا تری شان و شوکت کیا کہنا
ہر شئے پہ لکھا ہے نام تیرا' تیرے ذکر کی رفعت کیا کہنا

اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر اپنے نام کے ساتھ اپنے حبیب کا نام بھی نقش فرما دیا ہے۔ جس طرح ہم اپنی چیزوں پر اپنا نام لکھواتے ہیں کہ دیکھنے والا پہلی نظر میں جان لیتا اور پہچان لیتا ہے کہ اس کا بنانے والا اور مالک کون ہے۔ بلاتشبیہ اسی طرح ہر چیز پر **لاالــه الا الــلــه محــمــد رسـول الــلــه** کی تحریر تجلّی فرما کر پروردگار عالم نے یہ ارشاد فرمادیا کہ اے دُنیا وآخرت کی نعمتوں کو دیکھنے والو! اے جنت النعیم کے جمالستان کا نظارہ کرنے والو ! تم ہر چیز پر **لاالــه الا الــلــه** لکھا دیکھ کر یہ سمجھ لو کہ اس چیز کا خالق تو اللہ تعالیٰ ہے اور **محــمــد رسول الله** پڑھ کر یہ یقین کرلو کہ خُدا کی عطا سے اس وقت اس چیز کے مالک محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ' فرماتے ہیں:

رب ہے مُعطی یہ ہیں قاسم   رزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں

زمین و آسمان بلکہ سارے جہان کی ہر ہر چیز جس طرح اللہ تعالیٰ کو جانتی پہچانتی اور مانتی ہے اسی طرح ہر ہر چیز پیارے مصطفیٰ سید عالم ﷺ کو بھی جانتی پہچانتی اور مانتی ہے چنانچہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا : **کل شئیءٍ یعلم انی رسول الله الا کفرة الانس والجن**

یعنی ان انسانوں اور جنوں کے سوا جو کافر ہیں ہر ہر چیز مجھے اللہ کا رسول مانتی ہے چنانچہ معجزات نبوت کی روایات بتا رہی ہیں کہ زمین' آسمان' پانی' سورج' چاند' آگ' ہوا' پہاڑ' جانور' درخت ......تمام کائناتِ عالم مدنی تاجدار کی فرماں بردار ہیں۔

نام محمد (ﷺ) سے مدد : حضور ﷺ ہماری نگاہوں سے روپوش ہو گئے ہیں' مگر اس کے باوجود اگر کوئی آج کفر کی حالت سے نکلنا چاہے اور صرف **لاالـه الا الـلـه** کی تکرار کرے تو وہ مسلمان نہیں ہوگا۔ **لااله الا الله** کے بعد کہنا پڑے گا **محمد رسول الله** یہ کہنا تھا کہ ظلمت سے نکلا اور نور میں پہونچ گیا۔ دیکھو کہ نام محمد نے مدد کیا کہ نہیں کیا؟ قیامت تک مدد کرے گا کہ نہیں کرے گا؟ نام کا یہ حال ہے تو ذات کا کیا حال ہوگا۔ ظلمت سے نکل کر ہدایت میں آ جاؤ۔ مدد کیا کہ نہیں کیا؟ (خطبات شیخ الاسلام)

حُبّ محمد ﷺ : حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو کوہ طور پر نوازا گیا تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا: الٰہی تو نے مجھے ایسی نعمت سے سرفراز فرمایا ہے کہ مجھ سے پہلے کسی کو ایسا مقام عطا نہیں ہوا' اللہ تعالیٰ نے فرمایا' اے موسیٰ! ہم نے تیرے دل کو متواضع پایا تو اس مقام سے نواز دیا۔ **فـخـذ مـا اٰتينك وكن من الشاكرين ومت علیٰ توحيد وحب محمدٍ** ﷺ 'جو تم کو دیا گیا اس پر شکر کرو اور زندگی کے آخری لمحات تک توحید اور محمد ﷺ کی محبت پر رہو'۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا' یا اللہ! محمد ﷺ کی محبت تیری توحید کے ساتھ ضروری ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: **لـولا مـحمد وامته لما خلقت الجنة ولا النار ولا الشمس ولا القمر ولا الـلـيـل ولا الـنـهـار ولا مـلـكا مقربا ولا نبيا مرسلا ولا اياك** اگر محمد اور اس کی اُمت نہ ہوتی تو میں جنت' دوزخ' سورج' چاند' رات' دن' فرشتے' انبیاء کسی کو پیدا نہ کرتا اور اے موسیٰ تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔ حدیث قدسی ہے **لـولاك لـمـا اظهـرت الربوبية** اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر آپ نہ ہوتے تو میں اپنی ربوبیت کو بھی ظاہر نہ کرتا۔

اللہ تعالیٰ اور حضور ﷺ کے ناموں کا اتصال

رب تعالیٰ نے کلمہ طیبہ **لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ** میں اپنے نام کے ساتھ اپنے حبیب محمد رسول اللہ ﷺ کا نام ملایا کہ اول جزء میں **اللہ** آخر میں آیا (**لاالہ الا اللہ**) اور دوسرے جزء (**محمد رسول اللہ**) میں **محمد** اول ہے تاکہ اللہ محمد کے درمیان حرف کا فاصلہ بھی نہ رہے۔ حضور ﷺ کا ذکر اللہ تعالیٰ کے ساتھ کرنا شرک نہیں بلکہ سنت الٰہیہ ہے۔ حق تو یہ ہے کہ اللہ رسول کے احکام کو ملانے کا نام ایمان ہے اور انھیں الگ کرنے کا نام کفر ہے رب تعالیٰ فرماتا ہے : **﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُوْلِهٖ وَیُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّفَرِّقُوْا بَیْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ﴾** (النساء/۱۴۹)

وہ جو اللہ اور رسول کو نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ اللہ سے اس کے رسول کو جُدا کر دیں۔

﴿وَیُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّفَرِّقُوْا بَیْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ﴾ کفار چاہتے ہیں کہ اللہ سے اس کے رسولوں کو جدا کر دیں...... اُن پر خود فتوے دیتا ہے **﴿اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا﴾** یہ پکّے کافر ہیں۔

اللہ رسول کی اطاعت اور احکام کو ملانا ایمان بلکہ جانِ ایمان ہے اور اللہ سے رسول کی اطاعت اور احکام کو الگ سمجھنا کفر بلکہ کفر کی جان ہے جیسے نوٹ کی سرکاری مُہر اس کے کاغذ سے ملی ہوتی ہے۔ مہر کے بغیر کاغذ بیکار ہے' ایسے ہی نبوت کا توحید سے ملا رہنا ضروری ہے۔

کلمہ طیبہ **لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ** میں یہ نہیں کہا گیا '**لاالہ الا اللہ و محمد رسول اللہ**'۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ واؤ عاطفہ کے درمیان میں آنے سے بعد اور فاصلہ پیدا ہو جاتا ہے اور رب العزت یہ چاہتا ہے کہ میرے نام کے فوراً بعد میرے حبیب ﷺ کا نام آئے جو میری توحید و یکتائی کی سب سے بڑی دلیل ہے۔

اسم اللہ و محمد میں مماثلت

سرورِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وبارک وسلم کے ذاتی نام ’محمد‘ (ﷺ) اور ’اللہ‘ جل شانہٗ کے ذاتی نام میں بہت مماثلت ہے۔ لفظ ’اللہ‘ میں بھی نقطہ نہیں اور لفظ ’محمد‘ میں بھی نقطہ نہیں۔ جس طرح لفظ ’اللہ‘ چار حرفی ہے اسی طرح لفظ ’محمد‘ بھی چار حرفی ہے۔ یونہی جس طرح **لااله الا الله** کے بارہ حروف ہیں اسی طرح **محمد رسول الله** کے بھی بارہ حروف ہیں اور حضور کی ولادت و وفات بھی ۱۲ ربیع الاول ہی کو ہوئی۔

لفظ ’اللہ‘ اُن تمام صفات کا جامع ہے جو متعدد صفاتی ناموں میں الگ الگ پائی جاتی ہیں اسی طرح لفظ ’محمد‘ بھی تمام صفات کا جامع ہے۔ کلمہ طیّبہ میں لفظ ’اللہ‘ اور لفظ ’محمد‘ ہی داخل ہیں جن کو پڑھ کر کافر مومن بنتا ہے اگر کوئی **لااله الا الرحمن …… حامد رسول الله** کہہ دے یا اللہ رسول کے دیگر سارے اسموں سے کلمہ پڑھ لے مومن نہ ہوگا۔ مگر **لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه محمد رسول الله** کہتے ہی دولتِ ایمان سے مالا مال ہو جاتا ہے۔

لفظ ’اللہ‘ اور لفظ ’محمد‘ میں ایک تشدید ہے اور جس طرح اللہ کا تیسرا حرف ہی مشدد ہے اسی طرح محمد کا بھی تیسرا حرف ہی مشدد ہے۔ اسم اللہ میں تشدید پر الف ظاہر کرتا ہے کہ خدا کی ذات بادشاہ ہے اور محمد (ﷺ) اس بادشاہ کے محبوب اعظم ہیں۔ اللہ کا نام لیتے ہوئے دونوں ہونٹ علیحدہ ہو جاتے ہیں جس میں یہ اشارہ ہے کہ اللہ کی ذات سب سے اونچی ہے اور ہماری پہنچ اُس تک ناممکن ہے اسی لئے جب ہم محمد (ﷺ) کا نام لیتے ہیں تو نیچے کا ہونٹ اُوپر کے ہونٹ سے مل جاتا ہے جس سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ حضور اقدس ﷺ کی ذاتِ مبارکہ ہم حقیر بندوں اور ہم گنہ گار بندوں کو اُس اونچی ذات سے ملانے کا ذریعہ ہے۔

اسم اللہ ومحمد کا ہر حرف با معنی ہے : الفاظ مجموعہ حروف ہوتے ہیں اگر ان میں سے کسی ایک حرف کو حذف کر دیا جائے تو بقیہ حروف اپنے معنٰی کھو بیٹھتے ہیں مثلاً یونس ایک بامعنٰی لفظ ہے اور ی و ن س کا مجموعہ ہے۔ اگر ان حروف میں سے پہلے حرف 'ی' کو حذف کر دیا جائے تو بقیہ حروف ونس بے معنی ہو کر رہ جاتے ہیں لیکن اس کلیے سے لفظ 'اللہ' اور لفظ 'محمد' مستثنٰی ہیں۔ لفظ **اَللّٰه** میں بے شمار خصوصیات ہیں۔ ایک یہ کہ لفظ **الله** رب کی ذات پر دلالت کرنے میں حرفوں کا محتاج نہیں۔ اگر لفظ **الله** میں سے پہلا حرف (الف) کو کم کر دیا جائے تو **لِلّٰه** رہتا ہے جس کا مطلب ہے 'اللہ کے لئے' وہ بھی ذات کو بتا رہا ہے حق تعالٰی فرماتا ہے ﴿**وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ**﴾ ۔ اگر دوسرا حرف لام کم کر دیا جائے تو '**اِلٰه**' باقی رہ جاتا ہے جس کا مطلب ہے 'معبود' ﴿**لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ**﴾ ۔ اگر الف اور لام دونوں کو الگ کر دیا جائے تو '**لَه**' کی شکل پر رہتا ہے جس کا مطلب بھی 'اللہ کے لئے' ہے۔ یہ بھی اسی ذات کو بتا رہا ہے فرماتا ہے ﴿**لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ**﴾ ۔ اگر دوسرا لام بھی گرا دیں تو فقط ہُ باقی رہتا ہے جس کا معنٰی ہے 'وہی' اور وہ اللہ ہی ہے۔ وہ بھی ذات کو بتا رہا ہے ﴿**لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ**﴾ ۔

اسی طرح لفظ 'محمد' کا ہر حرف بھی با مقصد اور بامعنٰی ہے۔ اگر شروع کا 'م' ہٹا دیا جائے تو 'حمد' رہ جاتا ہے جس کا مفہوم 'تعریف و توصیف' ہے اور اگر حرف 'ح' کو کم کر دیا جائے تو 'مد' رہ جاتا ہے یعنی مدد کرنے والا۔ اور اگر ابتدائی میم اور حا دونوں کو حذف کر دیا جائے تو باقی 'مد' رہ جائے گا جس کا مفہوم 'دراز اور بلند' یہ حضور ﷺ کی عظمت اور رفعت کی جانب اشارہ ہے اور اگر دوسرے میم کو بھی ہٹا لیا جائے تو صرف 'د' (دال) رہ جاتا ہے جس کا مفہوم ہے دلالت کرنے والا یعنی اسم محمد 'اللہ کے وجود اور وحدانیت پر دال ہے۔

اسمِ اللہ سے اسمِ محمد کو ملانے کا انعام

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ سرکارِ دوعالم ﷺ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی انگوٹھی مبارک دی اور فرمایا کہ اس پر **لآ اِلٰہ اِلَّا الله** لکھوالاؤ۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے اور اس انگوٹھی پر **لآ اِلٰـہ اِلَّا الـله محمد رسول الله** لکھوالائے۔ جب انگوٹھی حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کی تو اُس پر لکھا تھا **لآ اِلٰـہ اِلَّا الله محمد رسول الله** اور اس کے ساتھ ہی سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا اپنا نام بھی لکھا تھا۔ حضور ﷺ نے دریافت فرمایا: ابوبکر ! ہم نے تو **لآ اِلٰـہ اِلَّا الله** لکھوانے کو تمہیں کہا تھا مگر تم ہمارا نام بھی اور اپنا نام بھی لکھوالائے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: حضور ! میرے دل نے یہ گوارہ نہ کیا کہ خدا تعالیٰ کے نام کے ساتھ آپ کا نام نہ ہو۔ یہ آپ کا نام تو میں نے ہی لکھوایا ہے مگر میرا نام؟ یہ تو یہاں آنے راہ میں ہی لکھا گیا ہے اسے میں نے ہرگز نہیں لکھوایا۔ اتنے میں حضرت جبریل امین علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ’جب صدیق اس امر پر راضی نہ ہوئے کہ آپ کا نام ہمارے نام سے جُدا کریں‘ تو ہم بھی اس امر پر راضی نہ ہوئے کہ صدیق کا نام آپ کے نام سے جُدا کریں۔ صدیق نے آپ کا نام ہمارے نام کے ساتھ لکھوا دیا تو ہم نے صدیق کا نام آپ کے نام کے ساتھ لکھ دیا۔ (تفسیر کبیر)

چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضور پُرنور ﷺ نے کہ جب مجھے آسمانوں کی معراج حاصل ہوئی تو میں جہاں سے بھی گذرا‘ میں نے اپنا نام ’**محمد رسول الله**‘ لکھا دیکھا۔ اور ابوبکر صدیق کا نام میرے بعد مرقوم تھا۔

(الانوار المحمدیہ من المواہب اللدنیہ)

روضۃ النبی ﷺ کی مبارک جالیوں سے نام محمد (ﷺ) کا حذف کیا جانا :

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جذبہ ایمانی یہ ہرگز گوارہ نہیں کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ حضور نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وبارک وسلم کا نام جُدا رہے جہاں **لآ اِلٰـہ اِلَّا اللـہ** لکھا ہو وہاں **محـمـد رسول الله** بھی لکھا جائے۔ جہاں **یـاالـلہ** لکھا جائے وہاں **یـامـحـمد** بھی لکھا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے خود بھی آسمانوں اور عرش پر اپنے نام کے ساتھ اپنے حبیب محمد رسول اللہ ﷺ کا نام لکھ دیا ہے۔

نجدی وہابیوں کی بدبختی دیکھئے کہ اُن کی شامت پکار رہی ہے ناعاقبت اندیش حرکتوں کی عادت پڑ چکی ہے اپنے ایمان کو برباد کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ محمد رسول اللہ ﷺ کے نام کو جُدا کرتے جارہے ہیں۔ اکثر طغروں اور مساجد کے باب الداخلہ پر صرف **لآ اِلٰہ اِلَّا الله** ہی لکھا جارہا ہے۔ اب نوبت یہاں تک آپہونچی ہے کہ نجدی وہابیوں نے روضۃ النبی ﷺ کی مقدس جالیوں سے نام محمد (ﷺ) کو حذف کردیا ہے۔ مبارک جالیوں پر ہمیشہ سے **یـاالـلـه یـامحمد** لکھا ہوا تھا۔ تاریخ اس پر گواہ ہے اور بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خوش نصیب حاضرین اس پر شاہد ہیں کہ صدیوں سے مبارک جالیوں پر **یـاالله یامحمد** لکھا ہوا ہے۔ احقر ۱۹۸۳ سے تا حال سعودی عرب میں مقیم ہے بحمدہ تعالیٰ مدینہ منورہ حاضری کا شرف نصیب ہوتا ہے ...... احقر نے اکٹوبر ۲۰۰۱ تک روضہ مقدسہ کی جالیوں پر **یـاالله یامحمد** لکھا ہوا پایا، لیکن جب رمضان المبارک (ڈسمبر ۲۰۰۱) مدینہ منورہ حاضری نصیب ہوئی، اُس وقت یہ دیکھ کر سخت حیرت ہوئی کہ **یـامـحـمد** کو حذف کردیا گیا ہے اور مبارک جالیوں پر **یـاالـلـه یامجید** لکھ دیا گیا ہے۔ بہرحال **یاالله** کے ساتھ **یامحمد** کو حذف کردیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ حضور ﷺ کے نام کو حذف کرنے کا جو عتاب ہوگا اس کا فیصلہ بھی اللہ تعالیٰ ہی فرمائے گا یقیناً اللہ تعالیٰ ان بدبختوں کے لئے منتقم اور جبار وقہار ہے۔

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعداء تیرے　　نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا
تو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے گا　　جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا

’ابومحمد‘ سیدنا آدم علیہ السلام کی کنیت :

حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی تعظیم وتکریم کے لئے روزِ قیامت حضرت آدم کی کنیت تمام اولادِ آدم سے صرف حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وبارک وسلم کے اسمِ گرامی پر ہوگی اور انہیں ’ابومحمد‘ کہہ کر پکارا جائے گا۔ (الخصائص الکبریٰ)

نام ’محمد‘ (ﷺ) سُن کر انگوٹھوں کا چومنا:

حضور نبی کریم ﷺ کا نورِ مقدس جب حضرت آدم علیہ السلام کی پشت اطہر میں دویعت فرمایا گیا تب حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی پشت پر پرندے کی سی آواز سُنی۔ عرض کی‘ یا اللہ۔ یہ آواز کیا ہے جواب آیا کہ یہ محمد (ﷺ) میرے محبوب کی تسبیح کی آواز ہے۔ میرا عہد پکڑو اور اسے پاک رحموں اور مقدس پشتوں میں امانت رکھنا۔ اب وہ نور چمکا‘ فرشتوں کو حکم ہوا سجدہ کیجئے‘ سب جھک گئے مگر ابلیس نے انکار کیا اور انکار کی سات دلیلیں پیش کیں‘ حکم ہوا کہ نکل جاؤ‘ تو میری بارگاہ سے دُور کر دیا گیا ہے۔ تجھ پر قیامت تک میری لعنت برستی رہے گی۔ ادھر سجدہ کرنے والوں کو مراتب رفعیہ عطا کئے گئے۔ امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں کہ آدم کو سجدہ اس لئے ہوا کہ: **کان فی جبھتہٖ نور محمدٍ** ﷺ اُن کی پیشانی میں محمد مصطفیٰ ﷺ کا نور تھا۔

حضرت آدم علیہ السلام نے دیکھا کہ فرشتے اُن کے پیچھے پیچھے پھرتے رہتے ہیں اور **سُبحان الله** پڑھتے ہیں۔ عرض کی یا اللہ۔ یہ فرشتے میرے پیچھے کیوں پھرتے ہیں۔ ارشاد ہوا کہ یہ میرے حبیب ’محمد‘ (ﷺ) کے نور کی زیارت کرتے ہیں۔ عرض کی یا اللہ! یہ نور میری پیشانی میں ہونا چاہیے تاکہ فرشتے میرے آگے کھڑے ہوں۔ لہذا وہ نور پیشانی میں رکھ دیا گیا۔ وہ نور پیشانی آدم میں آفتاب کی طرح چمکتا رہا اور فرشتے صفیں باندھے اس کی زیارت کرتے رہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے خواہی ظاہر کی کہ

میں بھی دیکھوں تو وہ نور اُن کی انگلی میں ظاہر ہوا۔ انھوں نے چوم کر آنکھوں پر رکھا اور کہا:

قُرۃُ عینی بِکَ یا رسول اللہ (روح البیان)

حضرت سیدنا آدم علیہ السلام یہ نامِ محمد (ﷺ) کے سنتے ہی مشتاقِ دیدار ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ تو اپنے ہاتھ کے ناخن پر دیکھ۔ جب حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے ہاتھ کے ناخنوں کو دیکھا تو صورتِ مصطفٰیﷺ (نورِ محمدی) کا دیدار ہوا۔ (قصص الانبیاء)

الشیخ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب کے جمالِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وبارک وسلم کو حضرت آدم علیہ السلام کے دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں میں مثل آئینہ ظاہر فرمایا تو حضرتِ آدم علیہ السلام نے اپنے انگوٹھوں کے ناخنوں کو چوم کر اپنی آنکھوں پر پھیرا۔ پس یہ سنت اُن کی اولاد میں جاری ہوئی۔ پھر جب حضرت جبریل امین علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ کو اس کی خبر دی تو آپ نے فرمایا: جو شخص اذان میں میرا نام سنے اور اپنے دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں کو چوم کر آنکھوں سے لگائے، وہ کبھی اندھا نہ ہوگا۔ (تفسیر روح البیان)

امام اہلسنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خاں قدس سرہ، فرماتے ہیں :

لب پہ آجاتا ہے جب نامِ جناب، منہ میں گھل جاتا ہے شہدِ نایاب
وَجد میں ہو کے ہم اے جاں بیتاب، اپنے لب چوم لیا کرتے ہیں

مَلکُ التحریر علامہ محمد یحییٰ انصاری اشرفی کی تصنیف

سُنت و بدعت : سنت کی فاضلانہ تشریح اور بدعات ومنکرات ایک محققانہ جائزہ

صاحبِ شریعت حضور ﷺ کے کلام میں 'سنت و بدعت' دو مختلف ومتقابل چیزیں ہیں، اسی لئے اُن میں سے کسی ایک کا تعین اُس کی ضد کے تعین پر موقوف ہے۔ اگر کوئی یہ نہ سمجھے کہ بدعت کسے کہتے ہیں وہ سنت کو نہیں سمجھ سکتا۔ جو کام حضور ﷺ کے طریقہ کے مطابق ہوگا وہ سنت میں داخل ہوگا اور جو کام حضور ﷺ کے طریقے اور سیرت کے خلاف ہوگا وہ بدعت میں داخل ہوگا۔ اسلام میں کارِ خیر کا ایجاد کرنا ثواب کا باعث ہے اور بُرے کام نکالنا گناہ کا موجب۔

مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلپورہ۔ حیدرآباد (9848576230)

اسم ’محمد‘ ﷺ کے توسل سے سیدنا آدم علیہ السلام کی دُعا کو قبولیت :

اسم ’محمد‘ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وبارک وسلم وہ مقدس وبابرکت اسمِ گرامی ہے کہ جس کے توسل حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی، چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے
﴿فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ﴾ (البقرۃ/۳۷)
پھر سیکھ لئے آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمے، تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی توبہ قبول کی کہ وہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ (کنزالایمان)

اس آیت کی تفسیر میں الشیخ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر روح البیان میں اور حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ’مدارج النبوۃ‘ میں اور اس کے علاوہ طبرانی، حاکم، ابونعیم وبیہقی نے حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی کہ ایک دن روتے روتے حضرت آدم علیہ السلام کے دن میں یہ خیال آیا کہ جب میں پیدا ہوا تھا، تب میں نے ساقِ عرش پر لکھا دیکھا تھا **لَآ اِلٰهَ اِلَّا الله محمد رسول الله** تو اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وبارک وسلم جو اللہ کے رسول ہیں، ایسے مقرب بارگاہِ الٰہی ہیں کہ اُن کا نام رب نے اپنے نام سے ملا کر عرش پر لکھا ہے تب حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا کہ ’خداوندا میں اُس ذاتِ گرامی کے طفیل اپنی (ظاہری) خطا کی معافی چاہتا ہوں، پس مجھے معاف فرما‘ (تفسیر روح البیان، مدارج النبوۃ، الوفاء)

اس وقت رحمت الٰہی کا دریا جوش میں آیا اور خطاء سے معافی ہوئی۔ سبحان اللہ۔ رحمتہ للعالمین کا کیا رحمت والا نام ہے کہ اپنے والد کو پہلے تو ملائکہ سے سجدہ کرایا پھر اس مصیبت سے بچایا۔ سیدنا آدم علیہ السلام سے تا قیامت سارے ایمان والوں کی دعاؤں کو حضور ﷺ کے اسم مبارک سے ہی قبولیت حاصل ہوتی ہے۔ اب اولادِ آدم کو بھی یہی حکم دیا گیا کہ اگر تم لوگ گناہ کرو، کفر کرو، ظلم کرو تو بارگاہ مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ وسلام میں حاضر ہو کر اُن سے شفاعت کی درخواست کرو اور وہاں جا کر رب تعالیٰ سے توبہ کرو اور محبوب بھی

تمہارے لئے شفاعت فرمادیں تو تمہاری توبہ قبول ہوگی' فرماتا ہے ﴿**وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفِرُوْا اللّٰهَ وَسْتَغْفَرَلَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَاجَدُ اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا**﴾ جسمانی طور پر مدینہ منورہ کی حاضری نصیب نہ ہو تو اس ذات کریم کی طرف متوجہ ہو جاؤ کیونکہ وہ تو ہر جگہ حاضر ہیں غائب تو ہم ہیں ۔

حضرت نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام کی توبہ قبول کرنی چاہی تو فرمایا کہ ُہماری بارگاہ میں محمد ﷺ کے اسمِ مبارک کو شفیع بنا' تاکہ ہم تیری توبہ قبول کریں' **(راحة المحبين)**

جس روز حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے مردے کو زندہ کرنا چاہا تو حکم الٰہی ہوا کہ محمد ﷺ کا نام لو۔ جب آپ نے نبی کریم ﷺ کا اسم مبارک پڑھا تو حق تعالیٰ نے اسم مبارک کی برکت سے مردے کو زندہ کیا۔ **(راحة المحبين)**

غرض کہ ہر دور اور ہر قرن میں مختلف انبیاء مرسلین اور اُن کی اُمتوں نے اسی نام کے وسیلے سے کامیابیاں وکامرانیاں اور فتح یابیاں حاصل کی ہیں اور اپنی توبہ کو قبولیت کے لئے اسی نامِ پاک کو اپنا ذریعہ ووسیلہ بنایا ہے۔ سب کا یہی عقیدہ وایمان ہے کہ مغفرت الٰہی بوسیلۃ النبی ﷺ ہی حاصل ہوگی ۔(تفصیل کے لئے دیکھیں ہماری کتاب 'مغفرت الٰہی بوسیلہ النبی ﷺ)

خطیب ملت مولانا سید خواجہ معزالدین اشرفی کی تصنیف

صحیح طریقہ غسل : طہارت کے بغیر اسلامی شریعت میں کوئی عبادت قابل قبول نہیں

طہارت نصف ایمان ہے ...... طہارت اسلامی عبادات کا پہلا درس ہے

دُنیا کے تمام مذاہب' اسلام کے جامع نظامِ طہارت کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہیں

احکامِ طہارت (استنجاء' وضو وتیمّم' پانی کے اقسام واحکام' نجاست کے احکام' غسل کی حکمتیں اور فرضیت کے اسباب' حیض ونفاس اور استحاضہ) سے متعلق تقریباً ایک ہزار مسائل کا منفرد مجموعہ

کتاب میں طہارت وغسل سے متعلق پیچیدہ وجدید مسائل کا احاطہ کیا گیا ہے

مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلپورہ۔حیدرآباد (9848576230)

قبر میں بھی ہے حاجت رسول اللہ (ﷺ) کی :

قبر میں منکر نکیر مُردے سے تین سوال کرتے ہیں: (۱) **من ربك** تیرا رب کون ہے؟ جواب ہوگا' **ربی اللہ** میرا رب اللہ عزوجل ہے (۲) **مادینك** تیرا دین کیا ہے؟ جواب ہوگا **دینی الاسلام** میرا دین اسلام ہے (۳) **ماکنت تقول فی ھذا الرجل** اس ذات اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کے متعلق تیرا کیا اعتقاد ہے؟

اگر صرف **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** کہنے سے نجات مل جاتی تو' قبر میں تیسرا سوال نہ کیا جاتا۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یہ **من ربك** کا جواب ہے یعنی **ربی الله** میرا رب اللہ عزوجل ہے

قبر کے تیسرے سوال کا جواب ہے **مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ**

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے افضل ترین ذکر **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** ہے اور بزرگ ترین دُعا **الحمد للّٰہ** ہے۔ (ترمذی و ابن ماجہ)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سے مراد پورا کلمہ طیبہ ہے یعنی **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** صرف **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** تو بہت موحد کفار بلکہ ابلیس بھی پڑھتا ہے وہ مشرک نہیں موحد ہے یعنی ابلیس اللہ تعالیٰ کو واحد و یکتا مانتا ہے اللہ تعالیٰ کو عبادت کے لائق سمجھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات میں کسی کو شریک اور برداشت نہیں کرتا۔ ابلیسی و شیطانی توحید کی شدت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوائے کسی نبی کی تعظیم و توقیر برداشت نہیں کیا۔ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو سجدۂ تعظیمی کرنے سے انکار کردیا۔ بنی کی توہین کرنے اور بشر و مٹی کہنے کے جرم میں مَردود قرار دے کر زمین پر پھینک دیا گیا۔ شیطان لعنتی اور مَردود بن کر زمین پر رہنا پسند کیا لیکن توبہ کرتے ہوئے سیدنا آدم علیہ السلام کو سجدہ کا اقرار نہیں کیا۔ یہی ابلیسی توحید ہے۔ بنی کی تعظیم کو شرک و بدعت تصور کیا اور یہی وسوسے انسانی ذہنوں میں ڈال رہا ہے۔

جس کلمہ سے مومن بنتے ہیں وہ ہے **مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** ۔ کلمہ طیبہ **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** سے کفر کی گندگی دُور ہوتی ہے اسے پڑھ کر کافر' مومن ہوتا ہے اس سے دِل کی

زنگ دُور ہوتی ہے اس سے غفلت جاتی ہے دِل میں بیداری آتی ہے یہ حمد الٰہی ونعت مصطفوی کا مجموعہ ہے اس لیے یہ افضل الذکر ہے۔ صفائی دل کے لئے کلمہ طیبہ اکسیر ہے۔

کلمہ طیبہ کے افضل ہونے کی ایک وجہ یہ ہے کہ یہ دین اسلام کی بنیاد ہے اور سارے دین کا دارومدار اسی پر ہے۔ یہی کلمہ سب سے پہلے عرش معلٰی پر لکھ دیا گیا۔ جب اللہ تعالیٰ نے قلم کو حکم دیا کہ اے قلم لکھ **مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** ۔ قلم نے عرض کیا اے پروردگار ! کیا تیرے نام پاک کے سوا کوئی دوسرا نام بھی ہے جو اسی درجے کا عظیم الشان اور بزرگ و برتر ہے؟ حکم ہوا کہ اے قلم ! ادب اختیار کر۔ اگر **مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** نہ ہوتے تو آسمان وزمین عرش وکرسی لوح وقلم کچھ بھی نہ پیدا کرتا بلکہ اپنی ربوبیت کو بالکل ظاہر نہ کرتا۔ تمام مخلوقات اس کے طفیل اور اسی کے نور سے پیدا کئے ہیں۔ قلم نے ستر ہزار برس میں **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** اور ستر ہزار برس میں **مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** لکھا اور کمال ہیبت سے قلم شق ہو گیا جب قلم کلمہ لکھ چکا تو حکم الٰہی پہنچا کہ اب لکھ **السلام علیك یا نبی اللّٰہ** ابھی قلم نے یہ کلمہ لکھا بھی نہ تھا کہ روح پاک محمدی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا **السلام علینا وعلی عباد اللّٰہ الصالحین** ۔ حضور ﷺ نے رُوحانی عالم میں بھی اپنی اُمت کو فراموش نہیں فرمایا بلکہ اس انعام الٰہی اور رحمت وشفقت میں تمام مومنین اُمت کو شامل فرما لیا۔ اسی مقام سے حضور ﷺ کی اُمت کے لوگوں پر ایک دوسرے پر سلام کہنا سنت ہوا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور رحمۃ للعالمین محمد رسول اللہ ﷺ کے نام مبارک کی برکت سے دُنیا کو قائم اور عذاب سے محفوظ رکھا ہے جب زمین پر کوئی **مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** کا قائل نہیں رہے گا عذاب الٰہی کا نزول ہوگا' زمین کو لپیٹ دیا اور اُلٹ دیا جائے گا۔ منکرین **مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** پر قیامت آئے گی۔ صرف **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** کے قائل تو بہت ہیں......موحد کفار (عیسائی' یہودی) بلکہ ابلیس بھی **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** پڑھتا ہے وہ مشرک نہیں موحد ہے۔ ابلیس' اللہ کو واحد و یکتا مانتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو عبادت کے لائق سمجھتا ہے۔ موحد کفار عیسائی' یہودی موحدین ابلیس وغیرہ پر قیامت آئے گی حالانکہ یہ

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** کے قائل ہیں۔ معلوم ہوا کہ جب **مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** کہنے والے زمین پر باقی نہیں رہیں گے اس وقت قیامت آئے گی۔

جنت میں داخلہ: حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: **مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَةَ** جس نے **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** کہا جنت میں داخل ہوگیا۔ (الحاکم)

آج کل بعض لوگ کہتے پھرتے ہیں کہ نجات کے لئے صرف **لااله الا الله** کافی ہے **محمد رسول الله** کی کچھ حاجت نہیں اور اس پر حدیث **من قال لااله الا الله دخل الجنة** پیش کرتے ہیں۔ اپنی محفلوں، اجتماعات اور گفتگو کے دوران صرف **لااله الا الله** پر ہی زور دیتے ہیں۔ محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے کا دعویٰ بھی کرتے ہیں مگر حضور ﷺ کو عام انسان کی حیثیت سے دیکھتے ہیں حضور ﷺ کے مرتبہ مقام اور منصب کا خیال بھی نہیں کرتے بلکہ حضور ﷺ کے زمانہ کے کفار کی طرح بشر، بشر کا باطل نعرہ لگاتے ہیں جنھیں سن کر دل درد سے بھر جاتا ہے اور کلیجہ شق ہونے لگتا ہے۔ اُن کا اس نبی ﷺ سے قلبی تعلق نہ سہی، رسمی تعلق بھی ہوتا تو وہ ایسا کہنے کی جرأت نہ کرتے۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی امام احمد رضا علیہ الرحمہ فرماتے ہیں حدیث حق ہے اور زعم خبیث کفر۔ **لااله الا الله** سے مراد پورا کلمہ طیبہ **لااله الاالله محمدرسول الله** ہے۔ اگر کوئی کہے **الحمد** سات بار کہو یا **قل هوالله** گیارہ بار کہو۔ کیا اس سے صرف لفظ **الحمد** یا **قل هوالله** مراد ہوں گی؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ پوری سورتیں جن کے یہ مختصر نام ہیں کلمہ طیبہ کا اختصار **لااله** نہیں ہوسکتا تھا (نہیں ہے کوئی اللہ) یہ کلمہ کفر ہے اسی لئے **لااله الا الله** اختصار ہوا۔ بے شک صرف **لااله الاالله** نجات کا ضامن ہے اور یہ کہنا کہ **محمد رسول الله** کی معاذ اللہ حاجت نہیں، کفر خالص ہے۔ **لااله الاالله** سے صرف الفاظ مراد نہیں بلکہ اس کے معنی کی تصدیق سچے دل سے ایمان لانا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات جو تمام خوبیوں وکمالات کا مجموعہ ہے۔ عیب ونقص سے پاک ہے وہی معبود اور لاشریک ہے جس نے سچی کتابیں اتاریں، سچے رسول بھیجے، محمد رسول اللہ ﷺ کو افضل الرسل وخاتم النبین کیا،

وہ جس کے کلام کا ایک ایک حرف یقینی قطعی حق ہے جس میں جھوٹ یا بھول یا غلطی کا اصلاً کسی طرح امکان نہیں۔ جس نے اللہ تعالیٰ کو اس طرح پہچانا اسی نے اللہ تعالیٰ کو جانا' اُسی نے **لاالہ الااللہ** مانا اور جسے ضروریات دین سے کسی بات میں شک یا شبہ ہے اُس نے نہ ہرگز اللہ تعالیٰ کو جانا اور نہ ہی **لاالہ الااللہ** کو مانا ۔۔ مثلاً جو شخص **لاالہ الااللہ** پر ایمان کا دعویٰ رکھے اور محمد رسول اللہ ﷺ کو نہ مانے' وہ ایسے کی توحید کی گواہی دیتا ہے اور ایسے کو اللہ سمجھا ہے جس نے محمد رسول اللہ ﷺ کو نہ بھیجا' اور وہ ہرگز اللہ نہیں بلکہ اس نے اپنے خیال میں ایک باطل تصور جما کر اس کا نام اللہ رکھ لیا ہے یہ اللہ پر مومن نہیں بلکہ اللہ کے ساتھ مشرک ہے اللہ یقیناً وہ ہے جس نے محمد رسول اللہ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان وہی لائے گا جو حضور ﷺ پر ایمان رکھتا ہے اس پر تمام ضروریات دین کو قیاس کرلو (فرشتوں' اللہ تعالیٰ کی کتابوں' رسولوں' قیامت' تقدیر کی اچھائی و برائی اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان نہ لانا اور انکار کرنا دراصل اللہ تعالیٰ کا انکار ہے اور یہ یقیناً کفر ہے)

جو اللہ تعالیٰ کو صحیح طور پر جانتا مانتا ہے کافر نہیں ہوسکتا اور جو کافر ہے اللہ تعالیٰ کو ہرگز جان نہیں سکتا۔ (الملفوظ مرتبہ حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ)

صفحات: ۱۷۶ قیمت: /۶۰ مَلکُ التحریر علامہ محمد یحییٰ انصاری اشرفی کی تصنیف

(فضائل و برکات کلمہ طیبہ مع جسمانی و رُوحانی امراض کا علاج)

برکاتِ توحید: اسلام کا سب سے اہم رکن کلمہ طیبہ ہے یہی کلمہ توحید ہے جسے پڑھ کر انسان صاحب ایمان بنتا ہے۔ کلمہ توحید کا پہلا جزء **لا اله الا الله** ہے اسلام کے سارے نظام فکر و عمل کی بنیاد توحید پر ہے زمین و آسمان کی اس کائنات میں عبادت و بندگی کی مستحق صرف ایک ہی ذات ہے جس کا نام اللہ ہے وہ اکیلا سب کا معبود ہے الوہیت میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ سارے کمالات کی جامع اور جملہ نقائص سے اس کی ذات منزہ اور پاک ہے۔ کلمہ طیبہ کا دوسرا جزء **محمد رسول الله** رسول اللہ ﷺ کی رسالت ہے یعنی توحید کے ساتھ حضور نبی کریم ﷺ کی رسالت کا اقرار و تصدیق کرنا اور شہادت دینا ہے۔ ان دونوں جزوں (توحید و رسالت) کو دل و جان سے قبول کرنے کا نام ایمان ہے۔

صحابہ کرام علیہم السلام کا نعرہ 'یا محمد' ﷺ

حضور ﷺ کو نداء کرنا قرآن کریم، فعل ملائکہ، فعل صحابہ کرام اور عمل اُمّت سے ثابت ہے مشکوٰۃ کی پہلی حدیث میں ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا **یامحمد اخبرنی عن الاسلام** نداء پائی گئی۔ مشکوٰۃ باب وفات النبی میں ہے کہ بوقت وفات ملک الموت نے عرض کیا **یامحمد ان الله ارسلنی الیك** نداء پائی گئی۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ایک مرتبہ پاؤں سُن ہوگیا، ایک شخص نے اُن سے کہا **اُذْکُرْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَیْكَ** جوسب سے زیادہ آپ کو محبوب ہے اُسے یاد کیجئے۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فوراً نعرہ لگایا 'یا محمد' (ﷺ)۔ بس اتنا کہنا ہی تھا کہ پاؤں کی سب تکلیف جاتی رہی۔ (اخرجه البخاری فی الادب المفرد)

ابن ماجہ باب صلوٰۃ الحاجہ میں حضرت عثمان ابن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نابینا صحابی بارگاہِ رسالت ﷺ میں حاضر ہوکر طالب دُعا ہوئے۔ اُن کو یہ دُعا ارشاد ہوئی **اللهم انی اسئلك واتوجه الیك بمحمدٍ نبی الرحمة یامحمد (یارسول الله) اِنّیِ قد توجهت بك الیٰ ربی فی حاجتی هذهٖ لتقضی اللهم فشفعه فیَّ** اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں اور تیری طرف حضور ﷺ نبی الرحمۃ کے ساتھ متوجہ ہوتا ہوں یا محمد (یارسول اللہ) ﷺ میں نے آپ کے ذریعہ سے اپنے رب کی طرف اپنی حاجت میں توجہ کی تاکہ حاجت پوری ہو۔ اے اللہ میرے لئے حضور کی شفاعت قبول فرما۔

یہ دُعا قیامت تک کے مسلمانوں کو سکھائی گئی ہے۔ اس میں نداء بھی ہے اور حضور ﷺ سے مدد بھی مانگی ہے۔ ہم غلاموں کو چاہئے کہ اسمِ گرامی کی جگہ **یارسول الله ۔ یانبی الله** کہے۔

حضور نبی مکرم ﷺ کو نامِ مبارک سے پُکارنا حرام ہے :

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ﴿**لَاتَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا**﴾ (النور) رسول کے پُکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہراؤ جیسا تم میں سے ایک دوسرے کو پکارتا ہے

اس آیت کریمہ کے شانِ نزول میں حافظ ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تفسیر میں فرمایا کہ شروع ایام میں لوگ رسول اللہ ﷺ کو **یامحمد۔ یااباالقاسم** کہہ کر مخاطب کرلیا کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کی تعظیم وتوقیر کا سکہ بٹھانے کی خاطر اس طرح پُکارنے سے منع فرمادیا۔ اُن کا بیان ہے کہ اس کے بعد لوگوں نے **یانبی الله ۔ یارسول الله** وغیرہ القاب سے مخاطب کرنا شروع کردیا۔ (دلائل النبوۃ۔ جواہرالبحار شریف)

علامہ صاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں فرمایا ہے کہ ﴿**لَاتَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا**﴾ کا مطلب یہ ہے کہ تم رسول اللہ ﷺ کو نام اور کنیت سے نہ پُکارو **یامحمد ۔ یا اباالقاسم** نہ کہو بلکہ تمام تر تعظیم واحترام کو ملحوظ رکھ کر **یانبی الله ۔ یارسول الله ۔ یاحبیب الله ۔ یارحمة للعالمین** ...... پُکارو اور خطاب کرو۔ (تفسیر صاوی)

واقعی محلِ انصاف ہے جسے اس کا مالک ومولیٰ تبارک وتعالیٰ نام لے کر نہ پُکارے' غلام کی کیا مجال کہ راہِ ادب سے تجاوز کرے؟ بلکہ امام زین الدین مراغی رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے محققین نے فرمایا کہ اگر یہ لفظ کسی دُعا میں وارد ہو جو خود نبی کریم ﷺ نے تعلیم فرمائی ہو جیسے **یامحمد اِنِّیْ قد توجهت بك الیٰ ربی** اے محمد ﷺ بے شک میں آپ کے وسیلے سے اپنے رب کی جانب متوجہ ہوا' تاہم اس کی جگہ یارسول اللہ ۔ یا نبی اللہ کہنا چاہیے۔

حالانکہ الفاظ دُعا میں حتی الوسع تغیر نہیں کیا جاتا ہے۔ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو نام سے پُکارنا حرام ہے بلکہ کہا جائے کہ **یارسول الله یانبی الله** …… اور ظاہر ہے کہ یہ حکم آپ کے وصال کے بعد بھی باقی ہے۔

کرم فرمایئے اب تو خدارا یارسول اللہ   نہیں ہے کوئی بھی میرا سہارا یارسول اللہ
غنی دو جہاں ہیں آپ، محتاجِ کرم میں ہوں   نواسوں کا دلا دیجئے اُتارا یارسول اللہ

قرآن کریم نے بہت مقامات میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نداء فرمائی ﴿**یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ**﴾ ﴿**یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ**﴾ ﴿**یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ**﴾ ﴿**یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ**﴾ وغیرہ …… ان تمام آیات میں حضور نبی کریم ﷺ کو پُکارا گیا ہے۔ ہاں فرق یہ ہے کہ دیگر انبیائے کرام کو رب تعالیٰ نے اُن کے نام سے پُکارا یاموسیٰ ، یاعیسیٰ ، یایحییٰ ، یاابراہیم ، یاآدم …… وغیرہ مگر ہمارے حضور ﷺ کو کہیں یااحمد، یامحمد کہہ کر نہیں پُکارا۔ جہاں پُکارا پیارے القاب سے پُکارا۔ اس میں ہم غلاموں کو تعلیم ہے کہ جب ہم اُن کے رب ہو کر انہیں نام لے کر نہیں پُکارتے اور تم تو اُن کے غلام، نمک خوار ہو، تمہیں نام لے کر پُکارنے کا حق کیسے پہنچ سکتا ہے۔

مصیبت میں زبان سے میری نامِ پاک کیا نکلا   مصیبت خود بنی میرا سہارا یارسول اللہ

ملّت مشائخ و بزرگان دین اپنی دُعاؤں اور وظائف میں یارسول اللہ کہتے ہیں۔

قصیدہ بُردہ میں ہے :

یااکرم الخلق مالی من الوذ بہٖ   سواک عند حلول الحادث العممٖ

اے بہترین مخلوق آپ کے سوا میرا کوئی نہیں کہ مصیبت عامہ کے وقت جس کی پناہ لوں۔

امام زین العابدین اپنے قصیدہ میں فرماتے ہیں:

یارحمۃ للعٰلمین ادرک لزین العابدین   محبوس ایدی الظّٰلمین فی موکب والمزدحم

اے رحمۃ للعالمین زین العابدین کی مدد کو پہنچو وہ اس ازدحام میں ظالموں کے ہاتھوں میں قید ہے۔

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے قصیدہ نعمان میں فرماتے ہیں:

یاسید السادات جئتكَ قاصداً ارجو رضاكَ واحتمی بحماك

اے پیشواؤں کے پیشوا (اے پناہ دینے والوں کے پناہ دینے والے) میں دلی قصد سے آپ کی بارگاہ میں آیا ہوں۔

آپ کی رضا کا امیدوار ہوں اور اپنے کو آپ کی پناہ میں دیتا ہوں (آپ کی حمایت کا طلبگار ہوں)۔

ان اشعار میں حضور نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نداء بھی ہے اور حضور ﷺ سے استعانت بھی اور یہ نداء دور سے بعد وفات شریف ہے۔ تمام مسلمان نماز میں کہتے ہیں **السلام عليك ايها النبی ورحمة الله وبركاته** یہاں حضور ﷺ کو پکارنا واجب ہے (تفصیل کے لئے دیکھیں ہماری کتاب 'حقیقتِ شرک')

صفحات: ٦٠٠ قیمت: ١٢٠ مَلکُ التحریر علامہ محمد یحییٰ انصاری اشرفی کی تصنیف

سُنّی بہشتی زیور اشرفی

شادی کا بہترین تحفہ

خواتین اسلام کے لئے انمول تحفہ ...... عورتوں کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا
خواتین کے لئے قرآن وسُنت کی روشنی میں صحیح عقائد
اعلیٰ اخلاق اور نیک اعمال کا بے مثال مجموعہ
کامیاب زندگی بسر کرنے کے لئے بہترین راہنما کتاب
مشکل الفاظ اور فقہی اصطلاحات کے لئے انگریزی کا استعمال
گلدستہ خواتین جس میں جدید مسائل کا احاطہ کیا گیا ہے
زندگی و بندگی کے خصوصی مسائل کا خزانہ

مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلپورہ۔ حیدرآباد (9848576230)

مغفرت الٰہی بوسیلہ نامِ مبارک 'محمد' ﷺ

صاحبِ جواہر البحار امام یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب 'حجۃ اللہ علی العالمین' میں یہ روایت نقل فرمائی ہے جسے ابونعیم نے 'حلیۃ الاولیاء' میں حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے دوسو سال تک اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔ جب وہ مرگیا تو لوگوں نے اس کی لاش کو اُٹھا کر کوڑے کے ڈھیر پر ڈال دیا۔ اللہ جل شانہٗ نے حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو بذریعہ وحی حکم دیا کہ تم جاؤ' اُسے وہاں سے اُٹھا کر اس کی نماز جنازہ پڑھو اور باعزت دفن کرو۔ سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار ! بنی اسرائیل گواہی دیتے ہیں کہ اس نے دوسو سال تک تیری نافرمانی کی ہے۔ حق تعالیٰ نے دوبارہ وحی نازل فرمائی کہ ہاں۔ واقعۃً وہ ایسا ہی شخص تھا لیکن جب وہ توریت کو تلاوت کے لئے کھولتا اور اس میں میرے محبوب محمد (ﷺ) کے نام پر اُس کی نظر پڑتی تھی تو وہ اس نام کو چومتا (بوسہ دیتا) اور اُسے اُٹھا کر اپنی آنکھوں سے لگاتا تھا اور حضور ﷺ پر درود وسلام بھیجتا تھا۔ میں نے اس کی اس ادا کو قبول کرلیا اور اس کا بدلہ یہ دیا کہ میں نے اس کے گناہ معاف کردیئے اور ستر حوروں کے ساتھ اس کا نکاح کردیا۔ (حجۃ اللہ علی العالمین' ابن عساکر' خصائص الکبریٰ)

کسی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے:

جلا سکتی ہے کیونکر آگ اُس دل کو جہنم کی کہ کندہ ہو نبی کا نام جس دل کے نگینے میں

نام مبارک سُن کر درخت چلنے لگا : علامہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب شفاء شریف میں یہ حدیث بیان فرمائی ہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں ایک یہودی آیا اور آ کر عرض کیا' اگر وہ درخت چل کر آپ کے پاس آ جائے تو میں ایمان لے آوں گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ درخت سے کہہ دے کہ تجھے محمد مصطفیٰ ﷺ بُلاتے ہیں۔ اس یہودی نے درخت سے مخاطب ہو کر کہا **اِنَّ مُحَمَّدَ اَیَدْعُوْكَ** تجھے محمد مصطفیٰ ﷺ بلاتے ہیں۔ جب درخت نے حضور علیہ السلام کا نام پاک سُنا تو اُس نے ہلنا شروع کر دیا۔ آگے پیچھے' دائیں' بائیں جھکا اور اس کی جڑیں اکھڑ گئیں' پھر **تَجُرُّ عُرُوْقُهَا** اپنی جڑوں کو کھینچتا ہوا حضور ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہو گیا۔

مَلکُ التحریر علامہ محمد یحییٰ انصاری اشرفی کی تصنیف

مومنین کی بے مثال مائیں جن کی پاکیزگی کی گواہی قرآن مجید نے دی

امہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن

ازواج مطہرات کی سب سے بڑی فضلیت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو حضور ﷺ کی بیبیاں فرمایا' ازواج النبی ﷺ اور آپ کی اولادِ پاک کی شانِ رفیع میں آیت تطہیر نازل فرمایا۔ نبی کریم ﷺ کے اہل بیت میں آپ کی ازواج مطہرات بھی داخل ہیں اللہ تعالیٰ نے ازواج النبی کے گھروں کو مہبط وحی الٰہی اور حکمت ربانی کا گہوارہ قرار دیا اور یہ بھی حقیقت ہے کہ مکان کی عزت و تکریم مکین سے ہوتی ہے۔
دنیا کا بڑا بد بخت وہ شخص ہے جو اپنی عظیم ترین ماؤں کے بارے میں اپنی ناپاک زبان دراز کرے۔
امہات المؤمنین کا انکار یا اُن کی شان عالی مرتبت میں بکواس کرنا دراصل اس بات کا ثبوت پیش کرنا ہے کہ مومنین کی بلند مرتبہ ماؤں سے اُن کا کوئی ایمانی' قلبی اور رسمی رشتہ نہیں ہے۔ امہات المؤمنین کی سیرت پر نہایت ہی جامع' مدلل اور تحقیقی کتاب' جس میں بد مذہب عناصر اور مستشرقین کے تمام بیہودہ اعتراضات کا علمی انداز میں منہ توڑ جواب دیا گیا ہے۔۔ کتاب دینی جامعات میں داخلِ نصاب ہے۔

مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلپورہ۔ حیدر آباد (9848576230)

محمد و احمد ناموں کے فضائل

کسی سائل نے امام اہلسنت اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمہ سے عرض کیا کہ میرے ہاں بھتیجا پیدا ہوا ہے اس کا کوئی تاریخی نام تجویز فرما دیں ......

اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے ارشاد فرمایا :

تاریخی نام سے کیا فائدہ۔ نام وہ ہوں جن کے احادیث میں فضائل آئے ہیں۔ میرے اور بھائیوں کے ہاں جتنے لڑکے پیدا ہوئے ہیں، میں نے سب کا نام محمد رکھا۔ یہ اور بات ہے کہ یہی نام تاریخی بھی ہو جائے۔ (الملفوظ)

محمد اور **احمد** ناموں کے فضائل میں احادیث کثیرہ وارد ہیں۔

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: **سَمُّوْا بِاسْمِیْ وَلَا تُکَنُّوْا بِکُنْیَتِیْ** میرے نامِ پاک پر نام رکھو، میری کنیت نہ رکھو۔

(احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، معجم کبیر، طبرانی) یہ حکم کہ میرا نام رکھو، کنیت ابوالقاسم نہ رکھو، صرف زمانہ اقدس سے خاص تھا، اب علمائے کرام نے نام اور کنیت دونوں کی اجازت دی ہے بلکہ یہ اجازت ایک حدیث شریف سے مستنبط ہے جو مشکوٰۃ میں درج ہے۔

۲۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس کے ہاں لڑکا پیدا ہو اور وہ میری محبت اور میرے نام پاک سے تبرک کے لئے اس کا نام محمد رکھے، وہ اور اس کا لڑکا دونوں بہشت میں جائیں گے (ابن عساکر و حسین بن احمد)

۳۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں روز قیامت دو شخص اللہ عزوجل کے حضور کھڑے کئے جائیں گے۔ حکم ہوگا انھیں جنت میں لے جاؤ۔ عرض کریں گے الٰہی ! ہم کس عمل پر جنت میں قابل ہوئے، ہم نے تو کوئی خاص کام جنت کا نہ کیا۔ رب عزوجل فرمائے گا جنت میں جاؤ کہ میں نے حلف فرمایا ہے کہ جس کا نام احمد یا محمد ہو دوزخ میں نہ جائے گا۔ (حافظ ابوطاہر سلفی و ابن کسیر)

بشرطیکہ مومن ہو اور مومن عرف قرآن و حدیث و صحابہ میں اسی کو کہتے ہیں جو سنی صحیح العقیدہ ہو۔ **کما نص علیه الائمة فی التوضیح وغیره** ورنہ بدمذہبوں کے لئے تو حدیثیں یہ ارشاد فرماتی ہیں کہ وہ جہنم کے کتے ہیں اُن کا کوئی عمل قبول نہیں۔ بدمذہب اگر حجر اسود و مقام ابراہیم کے درمیان مظلوم قتل کیا جائے اور اپنے اس مارے جانے پر صابر و طالب ثواب رہے جب بھی اللہ عزوجل اس کی کسی بات پر نظر نہ فرمائے اور اُسے جہنم میں ڈالے۔ (دارقطنی، ابن ماجہ، بیہقی وغیرہم)

محمد بن عبدالوہاب نجدی وغیرہ گمراہوں کے لئے ان حدیثوں میں اصلاً بشارت نہیں، نہ کہ سید احمد خان (جس نے فرشتوں، جنت و دوزخ، معجزات و معراج النبی ﷺ وغیرہ کا انکار کیا) کی طرح کفار، جس کا مسلک کفر قطعی، کہ کافر پر تو جنت کی ہوا تک یقیناً حرام ہے۔ (احکام شریعت)

اور حقیقت بھی ہے کہ ایسے ہی لوگ کھلے عام ان احادیث طیبات کا خود ہی انکار کرتے ہیں اور انھیں ضعیف قرار دیتے ہیں۔ گویا کہ اس بشارت سے محرومی کا خود ہی اقرار کرتے ہیں۔

۴۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں میرے رب عزوجل نے مجھ سے فرمایا: اپنے عزت وجلال کی قسم جس کا نام تمہارے نام پر ہوگا اُسے دوزخ کا عذاب نہ دوں گا۔ (حلیہ ابونعیم)

۵۔ امیر المؤمنین حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جس دسترخوان پر لوگ بیٹھ کر کھانا کھائیں اور اُن میں کوئی محمد یا احمد نام کا ہو وہ لوگ ہر روز دوبار مقدس کئے جائیں گے۔ (حافظ ابن کبیر، دیلمی، مسند ابوسعید نقاش، ابن عدی کامل)

حاصل یہ کہ جس گھر میں ان پاک ناموں کا کوئی شخص ہو، دن میں دوبار اس مکان میں رحمتِ الٰہی کا نزول ہو۔

۶۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں، تم میں کسی کو کیا نقصان ہے اگر اس کے گھر میں ایک محمد یا دو محمد یا تین محمد ہوں۔ (طبقات ابن سعد)

ولهذا فقیر غفر الله تعالیٰ له، (اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی) نے اپنے سب بیٹوں بھتیجوں کا عقیقے میں صرف محمد نام رکھا پھر نام اقدس کے حفظ و آداب اور باہم تمیز کے لئے عرف جدا مقرر کئے۔

۷۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: جب کوئی قوم کسی مشورے کے لئے جمع ہو اور اُن میں کوئی شخص محمد نام کا ہو اور اُسے اپنے مشورے میں شریک نہ کریں اُن کے لئے اس مشورے میں برکت نہ رکھی جائے۔ (طرائفی، ابن جوزی)

۸۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جس کے ہاں تین بیٹے پیدا ہوں اور وہ اُن میں کسی کا نام محمد نہ رکھے ضرور جاہل ہے۔ (طبرانی، کبیر)

۹۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اُس کی عزت کرو اور مجلس میں اُس کے لئے جگہ کشادہ کرو اور اُسے بُرائی کی طرف نسبت نہ کرو یا اس پر بُرائی کی دُعا نہ کرو۔ (حاکم، مسند الفردوس، تاریخ خطیب)

[[جس کا نام محمد ہو اُس کا بھی احترام کرنا چاہئے اور اُس کے نام کا بھی۔ یہ نام بگاڑ کر نہ لے، چنانچہ تفسیر روح البیان نے سورۂ احزاب ﴿**مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ**﴾ کی تفسیر میں فرمایا کہ سلطان محمود غزنوی کے غلام ایاز کے لڑکے کا نام محمد تھا۔ سلطان محمود غزنوی اُس کا نام ادب سے لے کر پُکارتے تھے۔ ایک بار کہا کہ اے ایاز کے لڑکے استنجے کے لئے پانی لاؤ۔ ایاز نے عرض کیا کہ حضور آج کیا قصور ہوا کہ آپ نے اُس کا نام نہ لیا، فرمایا کہ میں اُس وقت بے وضو تھا اور یہ نام پاک میں بغیر وضو نہیں لیتا۔

ہزار بار بشویم دہن ز مشک و گلاب   ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

جس شخص کے ہاں لڑکیاں ہی ہوتی ہوں بیٹا نہ ہو۔ وہ شروع زمانہ حمل میں اپنی بیوی کے پیٹ پر اُنگلی سے یہ عبارت لکھ دیا کرے **من کان فی ھذا البطن فاسمہ، محمد** جو اس پیٹ میں ہے اس کا نام محمد ہے ان شآ ءاللہ لڑکا ہوگا اور زندگی والا ہوگا یہ عمل مجرب ہے مگر حمل کے چار ماہ کے اندر یہ عمل چالیس دن تک کرے۔ (تفسیر نعیمی)]]

۱۰۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اُسے نہ مارو، نہ محروم کرو۔ (مسند بزار) بہتر یہ ہے کہ صرف محمد یا احمد نام رکھے اس کے ساتھ کوئی لفظ نہ ملائے کہ فضائل تنہا انھیں اسماء مبارکہ کے وارد ہوئے ہیں۔ (النور والضیاء واحکام شریعت)

غرض کہ حضور پُر نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وبارک وسلم کے اسم مبارک کی برکت وعظمت اور رحمت کے یہ وہ جلوے اور مژدے ہیں جو بروزِ حشر اپنی جلوہ ریزیاں دکھائیں گے۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کے نام سرکار کے اسمِ مبارک سے مزین ہیں۔

حضرت قاضی ابوالفضل عیاض رحمۃ اللہ علیہ ’کتاب الشفاء‘ میں فرماتے ہیں :

ان اللہ تعالیٰ وملائکتہ‘ یستغفرون لمن اسمہ‘ محمد واحمد یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے بخشش ورحمت کرتے ہیں اُس پر جس کا نام محمد یا احمد ہو۔

(طیب الوردہ شرح قصیدہ بردہ)

حضور محدث اعظم ہند علامہ سید **محمد** اشرفی جیلانی قدس سرہ‘ فرماتے ہیں :

محشر میں گنہ گاروں کے لئے دامن کا سہارا کافی ہے
دامن تو بڑی شئے ہے مجھ کو تو نام تمہارا کافی ہے
سچ ہے سیّد بیکار رہا اس سے کوئی نہیں کام ہوا
ہمنام کے ذمہ دار ہو تم تو نام ہمارا کافی ہے
میں صدقے اسمِ اقدس کے میں قربان نامِ نامی پر
تیرا ہمنام ہونا حشر کے دن میرے کام آیا

مسائل :

☆ حضور نبی کریم ﷺ کا نام مبارک لکھے تو درود پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) ضرور لکھے کہ بعض علماء کے نزدیک اس وقت درود شریف لکھنا واجب ہے ۔ (بہار شریعت)

☆ درود شریف صلی اللہ علیہ وسلم کے بدلے صلعم، ؐ صـ ...... لکھنا ناجائز وسخت حرام ہے ۔

☆ انگریزی میں لفظ ' محمد ' کا اختصار .MD یا MOHD کیا جاتا ہے اس طرح لکھنا جائز نہیں بلکہ MOHAMMED لکھا جائے ۔

☆ جن لوگوں کے نام ' محمد ' ہوتے ہیں ان ناموں پر ؐ صــــ بناتے ہیں یہ بھی ممنوع ہے کہ اس جگہ یہ شخص مراد ہے اس پر درود کا اشارہ کیا معنٰی !

حضرت جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پہلا شخص جس نے درود شریف کا اختصار ایجاد کیا اُس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا تھا ۔ جب مال کی چوری کرنے والے کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے تو اس بدنصیب نے مال نہیں بلکہ عظمتِ مصطفٰی ﷺ کی چوری کرنے کی کوشش کی تھی ۔

حضور نبی کریم ﷺ سے محبت کی علامت یہ بھی ہے کہ آل واصحاب ' مہاجرین وانصار ' ازواج مطہرات ' بنات طاہرات اور جمیع متعلقین ومتوسلین سے محبت رکھے اور اُن سب کے دشمنوں و گستاخوں سے عداوت رکھے ...... اگرچہ وہ اپنا باپ یا بیٹا یا بھائی کیوں نہ ہو ۔ اللہ تعالٰی سب دشمنوں کے شَر سے بچائے اور حضور نبی مکرم ﷺ کی سچی وحقیقی محبت اور اُن کے سب دشمنوں سے کامل عداوت عطا فرمائے ۔

(آمین بجاہ سید المرسلین)

اللھم صلی علیٰ سیدنا ومولٰنا محمدٍ وعلیٰ اٰلہٖ واصحابہٖ وبارك وسلم

برکات نامِ مبارک محمد (ﷺ)

اسلام کا سب سے اہم رکن کلمہ طیبہ **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** کی گواہیہے کلمہ توحید کا پہلا جزء **لا الہ الا اللہ** ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی توحید ہے۔ کلمہ طیبہ کا دوسرا جزء **محمد رسول الله** ہے یعنی توحید کے ساتھ حضور نبی کریم ﷺ کی رسالت کا اقرار و تصدیق کرنا اور شہادت دینا ہے۔ توحید و رسالت کو دل و جان سے قبول کرنے کا نام ایمان ہے۔

ان سا نہیں انسان' وہ انسان ہے یہ   اللہ کی سَر تابقدم شان ہیں یہ
ایمان یہ کہتا ہے میری جان ہیں یہ   قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں

اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور رحمۃ للعالمین محمد رسول اللہ ﷺ کے نام مبارک کی برکت سے دُنیا کو قائم اور عذاب سے محفوظ رکھا ہے جب زمین پر کوئی **مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** کا قائل نہیں رہے گا عذاب الٰہی کا نزول ہوگا' زمین کو لپیٹ دیا اور اُلٹ دیا جائے گا۔ منکرین **مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** پر قیامت آئے گی۔ صرف **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** کے قائل تو بہت ہیں...... موحد کفار (عیسائی' یہودی) بلکہ ابلیس بھی **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** پڑھتا تھا وہ مشرک نہیں موحد تھا۔ **لااله الا الله** کا منکر شیطان کبھی نہیں تھا۔ **لااله الا الله** کا منکر وہ پہلے ہی سے ہوتا تو گروہ ملائکہ میں کیسے شامل کیا جاتا؟ **لااله الا الله** کا اگر وہ پہلے ہی سے منکر ہوتا تو جنت کی ہوائیں کیسے اُس تک پہونچ سکتیں؟ **لااله الا الله** کا منکر وہ کبھی نہ تھا۔ ابلیسی وشیطانی توحید کی شدت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوائے کسی نبی کی تعظیم وتوقیر برداشت نہیں کیا۔ اگر کوئی آج کفر کی حالت سے نکلنا چاہے اور صرف **لااله الا الله** کی تکرار کرے تو وہ مسلمان نہیں ہوگا۔ **لااله الا الله** کے بعد کہنا پڑے گا **محمد رسول الله** یہ کہنے سے ظلمت (کفر) سے نکلے گا اور نور (اسلام) میں پہونچے گا۔

جس کلمہ سے مومن بنتے ہیں وہ ہے **مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ**۔ یہ نامِ مبارک ایمان کی کنجی ہے **مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** کہنے والے کے لئے دُعا و آخرت' محشر و جنت کی ساری بشارتیں ہیں۔

حضور رحمۃ للعالمین سید المرسلین شفیع المذنبین نبی مکرم ﷺ نے فرمایا :

جنت میں داخلہ : جو شخص اخلاص کے ساتھ **لَآ اِلٰہ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** کہے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (☆) جس شخص نے اس اعتقاد پر وفات پائی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں (یعنی مرتے وقت تک عقائد صحیحہ کے ساتھ **لَآ اِلٰہ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** کہا تو) وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(☆) جس کا آخری کلام **لَآ اِلٰہ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** ہوا وہ داخل جنت ہوگا۔ جس نے **لَآ اِلٰہ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** ترنم سے پڑھا اس کے چار ہزار کبیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں (☆) **مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ** جس نے **لَآ اِلٰہ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** کہا جنت میں داخل ہوگیا۔ (الحاکم)

نجات کے لئے صرف ایمان باللہ (یااللہ کہنا ہی) کافی نہیں، ایمان بالرسالت (یارسول اللہ کہنا) بھی نجات کے لئے ضروری ہے۔ نیز کلمہ گو سے مراد وہ شخص ہے جو کلمہ پڑھنے کے ساتھ کوئی کفریہ عقیدہ نہ رکھے، مثلاً اگر کوئی شخص کلمہ پڑھتا ہے اور اس کے باوجود رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی مستقل یا غیر مستقل نبی کی بعثت کے امکان کو مانتا ہے یا قرآن مجید میں تحریف کا اعتقاد کرتا ہے تو اس کے کلمہ پڑھنے کا کوئی اعتبار نہ ہوگا جیسا کہ عہد رسالت میں منافقین کے کلمہ پڑھنے کا کوئی اعتبار نہیں کیا گیا تھا۔ (شرح صحیح مسلم۔ علامہ غلام رسول سعیدی)

آسمانوں کے دَروازے کھول دیئے جاتے ہیں: بندہ جب خلوص دل سے **لَآ اِلٰہ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** کہتا ہے اس کے لیے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں حتیٰ کہ وہ کلمہ عرش تک پہنچ جاتا ہے جب تک کہ بندہ کبیرہ گناہوں سے بچا رہے۔

کلمہ طیبہ پڑھنے والا بہرحال جنت میں جائے گا :

جو شخص **لَآ اِلٰہ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** کہے اور اسی اعتقاد پر اُس کا خاتمہ ہو جائے تو وہ جنت میں جائے گا اگرچہ وہ زنا اور چوری کرتا ہو۔ (اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کلمہ گو

بہر حال جنت میں چلا جائے گا۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بداعمالیوں پر اُس نے توبہ کرلی ہو اور وہ قبول ہو جائے۔ یا۔ رسول اللہ ﷺ کی شفاعت نصیب ہو جائے اور وہ جنت میں چلا جائے۔ یا۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے بغیر کسی کی شفاعت کے اُس کو جنت میں داخل کردے......اور اگر خدا نہ کرے یہ سب نہ ہو تو پھر وہ اپنے گناہوں کی سزا بھگت کر بالآخر جنت میں چلا جائے گا)۔

نامہ اعمال سے بُرائیاں ختم کردی جاتی ہیں :

جو شخص دن رات کے کسی حصے میں **لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ مُـحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** پڑھے تو اُس کے اعمال نامے سے برائیاں ختم کردی جاتی ہیں اور اس کی جگہ نیکیاں کردی جاتی ہیں۔

گناہوں کا کفارہ : جب کوئی بُرائی سرزد ہو جائے تو کفارہ کے طور پر فوراً کوئی نیک کام کرلیا کرو (تاکہ بُرائی کی نحوست دُھل جائے) اور **لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ مُـحَـمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** پڑھنا ساری نیکیوں میں افضل ہے۔

جہنم کی آگ کا حرام ہونا : جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں (**لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُـحَـمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ**) اللہ تعالیٰ اُس پر جہنم کی آگ کو حرام کردیتا ہے۔

وزن میں بھاری : جو شخص سچے دل سے **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** کہے اس کے ذرہ برابر بھی گناہ باقی نہ رہیں گے ساری کائنات کا وزن ایک طرف ہو اور **لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** کا وزن ایک طرف تو کلمہ طیبہ کا وزن بڑھ جاتا ہے۔

وحشت سے نجات : **لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُـحَـمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** پڑھنے والوں پر موت کے وقت، قبروں میں اور یوم حشر کو وحشت (بے چینی اور بے قراری) نہ ہوگی۔

ایمان کی ستر شاخیں: ایمان کی ستر سے زیادہ شاخیں ہیں ان میں سے افضل **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُـحَـمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** کا پڑھنا ہے اور سب سے کم درجہ راستہ سے کسی تکلیف دہ چیز (اینٹ، پتھر لکڑی، کانٹے، اور نقصاندہ چیزوں) کا ہٹانا ہے اور حیاء بھی ایک خصوصی شعبہ ہے ایمان کا۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہنے والا جنتی ہے :

دوزخ سے وہ سب لوگ نکالے جائیں گے جنھوں نے **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** کہا اور اُن کے دل میں جَو کے دانہ کے برابر بھی خیر ہے پھر وہ لوگ بھی نکال لے جائیں گے جنھوں نے **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** کہا اور ان کے دل میں گیہوں کے دانے برابر بھی خیر ہے اور اس کے بعد وہ لوگ بھی نکال لئے جائیں گے جنھوں نے **لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** کہا اور ان کے دل میں ذرہ برابر بھی خیر ہے۔

کلمہ کا ذکر زمین و آسمان کی ہر چیز پر غالب :

اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ اگر زمین و آسمان اور جو کچھ ان کے اندر اور درمیان ہے اور جو کچھ ان کے نیچے ہے اگر وہ تمام ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور کلمہ طیبہ دوسرے پلڑے میں تو پھر بھی وہ وزن میں بڑھ جائے گا۔ (طبرانی)

سو غلام آزاد کرنے کا ثواب :

جو صبح کو سو مرتبہ **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** پڑھے اور سو مرتبہ شام کو تو اُس کی طرح ہوگا جو اولاد حضرت اسماعیل علیہ السلام سے سو غلام آزاد کرے۔

نام پاک محمد ﷺ کے وسیلہ سے دُعا : جب سیدنا حضرت آدم علیہ السلام سے بھول ہوگئی تو انھوں نے آسمان کی طرف منہ کر کے کہا کہ اے اللہ میں محمد ﷺ کے وسیلے سے معافی مانگتا ہوں۔ وحی نازل ہوئی کہ محمد ﷺ کون ہیں؟ تو حضرت آدم علیہ السلام نے کہا کہ جب تو نے مجھے پیدا کیا تھا تو میں نے عرش پر **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** دیکھا تھا تو اس وقت مجھے معلوم ہوا کہ محمد ﷺ ایک عظیم ہستی ہے جس کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ لکھا ہے۔ وحی نازل ہوئی کہ اے آدم بے شک وہ تمھاری اولاد میں سے خاتم النبیین ہیں۔ اگر وہ نہ ہوتے تو کوئی بھی پیدا نہ کیا جاتا۔ (طبرانی)

آسمانوں کے دَروازے کھول دیئے جاتے ہیں :

بندہ جب خلوص دل سے **لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُـحَـمَّـدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** کہتا ہے اس کے لئے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں حتّٰی کہ وہ کلمہ عرش تک پہنچ جاتا ہے جب تک کہ بندہ کبیرہ گناہوں سے بچا رہے۔ (ترمذی)

ملک الموت کی پیشانی پر کلمہ طیبہ : اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کی پیشانی پر کلمہ طیبہ **لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** لکھ دیا ہے جس وقت ملک الموت مومن کی جان قبض کرنے کے لئے تشریف لاتے ہیں اور مسلمان ملک الموت کی صورت دیکھتا ہے تو سب سے پہلے ملک الموت کے ماتھے پر جو کلمہ **لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُـحَـمَّـدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** لکھا ہے اس پر نگاہ پڑتی ہے اور اُسے پڑھنے لگتا ہے اِدھر اُس نے ملک الموت کی پیشانی کا لکھا ہوا کلمہ پڑھا‘ اُدھر حکم ہوا کہ بندہ ہمارا ادھر کلمہ ختم کرنے نہ پائے عین کلمہ پڑھنے کی حالت میں اُس کی جان قبض کی جائے۔ بموجب حکم الٰہی ملک الموت لفظ اللہ پر مومن کی روح قبض کرتے ہیں اور سیدھی روح کو جنت کی طرف لے جاتے ہیں کیونکہ خدا نے اپنے نبی کی زبانی فیصلہ کر دیا ہے **مـن کـان اخـر کـلامه لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ** جس کا آخری کلمہ **لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** ہو وہ مسلمان جنت میں ہوگا۔

ایمان کی تازگی : **لَآ اِلٰـہَ اِلَّا الـلّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** کو کثرت سے پڑھتے رہا کرو اور اپنے ایمان تازہ کرتے رہا کرو۔ (احمد۔طبرانی)

کلمہ طیبہ حضور ﷺ کی شفاعت کا ذریعہ ہے : قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے حکم سے انبیاء کرام‘ اولیاء اللہ اور شہداء عظام مسلمانوں کی شفاعت کریں گے اللہ تعالیٰ اُن کی شفاعت سے بے شمار گناہ گاروں کو بخش دے گا۔ شفاعت کا اولین اور اعلیٰ حق رسول اللہ ﷺ کو حاصل ہوگا: ’قیامت کے روز میری شفاعت کی سعادت مندی اُسے حاصل ہوگی جو اپنے دِل اور نفس کے خلوص کے ساتھ **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** کہے‘۔ (بخاری)

شفاعتی حق فمن لم یومن بها فلیس من اهلها میری شفاعت حق ہے اور جو میری شفاعت کا منکر ہوگا وہ شفاعت کا مستحق نہ ہوگا یعنی شفاعت کے منکر کی شفاعت نہیں ہوگی وہ محروم ہی رہے گا۔ اور حقیقت بھی ہے کہ ایسے ہی لوگ کھلے عام ان احادیث طیبات کا خود ہی انکار کرتے ہیں اور انھیں ضعیف قرار دیتے ہیں۔ گویا کہ اس بشارت سے محرومی کا خود ہی اقرار کرتے ہیں۔

مجدّدِ دوراں حضور شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

کیا بتاؤں قیامت کا میں ماجرا، رحمتوں غفلتوں کا ہے اک معرکہ
دِل کو اُنکی شفاعت پہ ایمان بھی، عقل اپنے کئے پر پشیمان بھی

موت کے وقت کلمہ طیبہ کی برکات :

موت کے وقت عالم سکرات میں **لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** کا پڑھنا موت کی سختیوں کو دُور کرتا ہے کلمہ پڑھنے سے خاتمہ بالایمان ہوتا ہے جان آسانی سے نکل جاتی ہے۔ تم مرنے والے کے سامنے کلمہ طیبہ پڑھو تا کہ وہ اس کلمہ کو سن کر خود بھی کلمہ پڑھنے لگے۔ اگر وہ موت کے وقت پڑھتا ہوا مر گیا تو جنتی ہوگا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ اگر کوئی تندرستی کی حالت میں پڑھتا رہے تو کیسا ہے؟ تو آپ نے فرمایا پھر تو سب سے بہتر ہے

کلمہ پڑھنے والے کے حق میں نور کے ستون کی سفارش :

بے شک عرش معلیٰ کے سامنے ایک نور کا ستون ہے جب کوئی **لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** کہتا ہے تو وہ ستون ہلنے لگتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رُک جا۔ نور کا ستون کہتا ہے کیسے رُک جاؤں کیوں کہ کلمہ پڑھنے والے کی ابھی تک مغفرت نہیں ہوئی۔ حکم الٰہی ہوتا ہے کہ اس کی مغفرت کردی جائے۔ وہ ستون رُک جاتا ہے۔ (بزار)

سب سے بڑا عمل : **لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** سے نہ تو کوئی عمل بڑھ سکتا ہے اور نہ یہ کلمہ کسی گناہ کو چھوڑ سکتا ہے۔ (ابن ماجہ) ایمان میں عمل ہے...... عمل میں ایمان نہیں۔ ہر عمل ایمان کا محتاج ہے اگر ایمان ہے تو وہ اعمال بھی مقبول ہو سکتے ہیں ورنہ نہیں۔

قیامت کے دن روشن چہرہ :

جو شخص (۱۰۰) سو مرتبہ **لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** پڑھا کرے حق تعالیٰ شانہٗ قیامت کے دن اُس کو ایسا روشن چہرہ والا اُٹھائیں گے جیسے چودھویں رات کا چاند ہوتا ہے اور جس دن یہ تسبیح پڑھے اُس دن اُس سے افضل عمل والا وہی شخص ہوسکتا ہے جو اس سے زیادہ پڑھے۔ (طبرانی)

کلمہ طیبہ اللہ تعالیٰ کا قلعہ ہے : جو شخص تم میں سے اخلاص کے ساتھ **لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَـمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** کی گواہی دیتا ہوا آئے گا وہ اللہ تعالیٰ کے قلعہ میں داخل ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے محفوظ رہے گا۔ (جامع الصغیر)

کلمہ طیبہ جنت کی کنجی ہے : کلمہ طیبہ کی حیثیت جنت کی کنجی جیسی ہے جس کے پاس یہ کنجی ہوگی وہ جنت کا دروازہ کھول کر جنت میں داخل ہوجائے۔

(کلمہ سے مراد سارے عقائد اسلامیہ ہیں لہذا منافقین و مرتدین اگر عمر بھر کلمہ پڑھیں مگر جنتی نہیں)

سارے گناہ مٹنے والا بڑا کلمہ :

خدائے عزوجل حق سبحانہ تعالیٰ نے کوئی کلمہ **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** سے بڑا روئے زمین پر نازل نہیں کیا۔ اس کی برکت سے قائم ہیں ساتوں آسمان اور زمین اور پہاڑ اور جنگل اور درخت اور دریا۔ آگاہ ہو یہی کلمہ اخلاص ہے یہی کلمہ شہادت ہے یہی کلمہ برتر ہے اور یہی کلمہ مغفرت ہے یہی کلمہ بزرگ ہے یہی کلمہ مبارک ہے۔ اگر ایک پلہ میں زمین و آسمان رکھے جائیں اور دوسرے میں یہ کلمہ، تو یہ زمین و آسمان سے بھاری ہوگا۔ جس نے اس کلمہ کو ایک بار کہا، اس کے سارے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ گناہ مثل کف دریا ہوں۔

بارہ کرامتیں : جو شخص باوضو **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے بارہ کرامتیں عطا فرمائے گا (۱) اسلام کی حالت میں دُنیا سے اٹھایا جائے گا (۲) جان کنی کی سختی اس پر آسان ہوگی (۳) قبر روشن ہوگی (۴) منکر نکیر اس کے پاس اچھی صورت میں آئیں گے (۵) قیامت کے دن شہداء کی جماعت کے ساتھ اس کو نامہ اعمال دیا جائے گا (٦) میزان عمل میں اس کو نیکیوں کا پلہ بھاری ہوگا (۷) پل صراط پر بجلی کی طرح گزر جائے گا (۸) اس کے جسم کو اللہ تعالیٰ دوزخ پر حرام کردے گا (۹) شراب طہور سے وہ سیراب کیا جائے گا (۱۰) جنت میں اُس کو ستر حوریں ملیں گی (۱۱) حضور نبی کریم ﷺ کی شفاعت نصیب ہوگی (۱۲) اللہ تبارک وتعالیٰ کا دیدار حاصل ہوگا۔ (تذکرۃ الواعظین)

کلمہ طیبہ کی تعلیم اور تلقین : (☆) جو شخص کسی بچہ کی پرورش کرے یہاں تک کہ وہ **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** کہنے لگے اس سے حساب معاف ہے۔

(☆) جب مرنے کا وقت آئے جب بھی **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** تلقین کرو۔

(☆) جو شخص نماز کی پابندی کرتا ہے مرنے کے وقت ایک فرشتہ اُس کے پاس آتا ہے جو شیطان کو دُور کرتا ہے اور مرنے والے کو **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** تلقین کرتا ہے

(ایک بات کثرت سے تجربہ میں آئی ہے کہ اکثر و بیشتر تلقین کا فائدہ جب ہی ہوتا ہے کہ زندگی میں بھی اس کلمہ پاک کی کثرت رکھتا ہو۔ بسا اوقات کسی گناہ کا کرنا بھی اس کا سبب بن جاتا ہے کہ مرتے وقت کلمہ نصیب نہیں ہوتا۔ علماء نے لکھا ہے کہ افیوں کھانے میں ستر نقصان ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ مرتے وقت کلمہ یاد نہیں آتا۔ اس کے بالمقابل مسواک میں ستر فائدے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ مرتے وقت کلمہ طیبہ یاد آتا ہے۔)

کلمہ طیبہ کا نصاب : شیخ ابو یزید رحمتہ اللہ علیہ قرطبی فرماتے ہیں میں نے یہ سنا کہ جو شخص ستر ہزار مرتبہ **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** پڑھے اُس کو دوزخ کی آگ سے نجات ملے گی۔ میں نے یہ خبر سن کر ایک نصاب یعنی ستر ہزار کی تعداد اپنی بیوی کے

لئے بھی پڑھا اور کئی نصاب خود اپنے لئے پڑھ کر ذخیرہ آخرت بنایا۔ ہمارے پاس ایک نوجوان رہتا تھا جس کے متعلق یہ مشہور تھا کہ یہ صاحب کشف ہے جنت دوزخ کا بھی اُس کو کشف ہوتا ہے مجھے اس کی صحت میں کچھ تردّد تھا۔ ایک مرتبہ وہ نوجوان ہمارے ساتھ کھانے میں شریک تھا کہ دفعتاً اُس نے ایک چیخ ماری اور سانس پھولنے لگا اور کہا کہ میری ماں دوزخ میں جل رہی ہے اُس کی حالت مجھے نظر آئی۔ قرطبی کہتے ہیں کہ میں اُس کی گھبراہٹ دیکھ رہا تھا مجھے خیال آیا کہ یہ نصاب اُس کی ماں کو بخش دوں جس سے اُس کی سچائی کا بھی مجھے تجربہ ہو جائے گا۔ چنانچہ میں نے ایک نصاب ستر ہزار کا اُن نصابوں میں سے جو اپنے لئے پڑھے تھے اُس کی ماں کو بخش دیا۔ میں نے اپنے دل میں چپکے ہی سے بخشا تھا اور میرے اس پڑھنے کی خبر بھی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہ تھی مگر وہ نوجوان فوراً فوراً کہنے لگا کہ چچا میری ماں، دوزخ کے عذاب سے ہٹا دی گئی۔ قرطبی کہتے ہیں کہ مجھے اس قصّہ سے دو فائدے ہوئے۔ ایک تو اس برکت کا جو ستر ہزار کی مقدار پر میں نے سنی تھی اس کا تجربہ ہوا دوسرے اس نوجوان کی سچائی کا یقین ہو گیا۔

مَلکُ التحریر علامہ محمد یحییٰ انصاری اشرفی کی تصنیف

شیطانی وساوس کا قرآنی علاج : شیطان کے بارے میں حکم قرآنی، وسوسہ کیا ہے؟ اور کہاں سے ڈالا جاتا ہے؟ نظر بد شیطان کا زہر آلود تیروں میں سے ہے، غسل خانہ میں پیشاب کرنے سے وسوسوں کی بیماری ہوتی ہے، استنجاء کے مواقع میں شیاطین کا حاضر رہنا، رکعات نماز کی گنتی میں شیطان کی تلبیس اور اُس کا علاج، عورت فتنہ شیطانی کی مددگار، جمائی کے وقت شیطان کا پیٹ میں گھس جاتا ہے، تیز چھینک اور جمائی شیطان کے اثر سے ہے، شیطانی وساوس سے بچنے کا حکم، وساوس میں حضور ﷺ کی دُعائیں، جِنّ، بھوت بھگانے اور آسیب دور کرنے کے مجرب وظائف ....

مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلپورہ۔ حیدر آباد (9848576230)

کلمہ طیبہ سے جسمانی ورُوحانی امراض کا علاج

ملازمت پر بحالی کے لئے : اگر کسی کو بلا وجہ ملازمت سے معطل کر دیا گیا ہو اور کسی طرح بحالی نہ ہوتی ہو تو چاہئے کہ ہر نماز کے بعد تین سو مرتبہ **لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** پڑھے کہ اول و آخر سات مرتبہ درود شریف پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے مقصد کے حصول کے لئے دُعا مانگے بفضل باری تعالیٰ بہت جلد ملازمت پر باعزت بحالی ہو جائے گی۔

قبر میں نجات کا وظیفہ : رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی زبانوں کو ان کلمات کا عادی بناؤ **لَآاِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۰ اَللّٰهُ رَبُّنَا ۰ اَلْاِسْلَامُ دِيْنُنَا ۰ مُحَمَدٌ نَبِيِّنَا** کیوں کہ یہ سوالات قبر میں کئے جائیں گے۔

سکونِ قلب کے لئے: جو کوئی یہ چاہے کہ اُسے قلبی سکون حاصل ہو جائے دِل کی بے چینی اور بے سکونی ختم ہو جائے تو اُسے چاہئے کہ وہ ہر ہفتہ کے دن نمازِ فجر یا نماز عشاء کے بعد باوضو حالت میں (۱۰۰۰) مرتبہ **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** پڑھ کر اپنے قلب پر دم کرے۔ اس وظیفہ کی مداومت کرنے سے ان شاء اللہ سکون قلبی کی دولت حاصل ہو گی، طبیعت میں بے چینی کی کیفیت ختم ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ خصوصی فضل و کرم نازل فرمائے گا اور اطمینان قلبی نصیب فرمائے گا۔

کشائش رزق کے لئے : جو کوئی چاہے کہ اُس کی روزی فراخ ہو جائے رزق کی تنگی ختم ہو جائے تو اُسے چاہئے کہ وہ نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد باوضو حالت میں ایک سفید کاغذ پر اکتالیس مرتبہ یہ لکھے **لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** اس کلمہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ کشائش رزق فرمائے گا۔ رزق کی تنگی دُور ہو جائے گی پروردگار عالم غیب سے رزق عطا فرمائے گا رزق حلال میں خیر و برکت پیدا ہو جائے گی اس کے علاوہ شرِ شیطان سے بھی محفوظ رہے گا اللہ تعالیٰ اپنی حفظ و امان میں رکھے گا۔

اللہ تعالیٰ ہمارے اعمال کو اپنے فضل و کرم اور اپنے حبیب پاک ﷺ کے طفیل سنوار دے، گناہوں کو بخش دے اور مرتے وقت ہمیں کلمہ نصیب فرما۔ (آمین بجاہ سید المرسلین)

وَصَل اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلىٰ خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمّدٍ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْن